
© 2026 انیبہ محفوظ جملہ حقوق محفوظ ہیں
اظہارِ محبت
مصنفہ:
انیبہ محفوظ
All Rights Reserved © 2026 Uneeba Mehfooz

انتساب و تشکر

یہ ناول میرا پہلا ناول ہے

اس ناول کو لکھنے کی ہمت مجھے میرے شوہر مزمل نے دی انہوں نے ہر قدم پر میرا ساتھ دیا مجھے ہمیشہ سپورٹ کیا آج جب میرا ناول مکمل ہوا ہے تو میں دل کی گہرائیوں سے اپنے شوہر محمد مزمل اپنے پاپا محمد محفوظ خان
اپنی مما رفعت محفوظ
اور اپنی پیاری بہنوں اریقہ اور کشف کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں
آپ سب کی دعاؤں محبت اور سپورٹ کی وجہ سے ہی آج میں اپنا خواب پورا کر سکی ہوں
آپ سب میری طاقت ہیں
از قلم Uneeba Mehfooz 🥀

اسلام علیکم:

امید کرتی ہوں آپکو میری کہانی پسند آئگی

یہ کہانی ہے ہماری حساس دل سب سے
محبت کرنے والی پیاری سی پریشے کی
اور
ہمارے مغرور خوبصورت بے حد غصہ
والے صاف دل کے مالک فرزام کی

مسلسل موبائل بجنے سے پریشے کینیند خراب
ہوئی جب پریشے نے کال اٹھائی تو اسے نئے
سرے سے غصّہ چڑھا کیونکہ رات میں
مشعل اور فاریہ کی گروپ کال کی وجہ سے
وہ دیر سے سوئ تھی اوپر سے صبح ہی

مشعل نے اسے کال کردی پریشےنے کال اٹھائی اور چلا کر کہا کیا ہے مشعل کی بچی ویسے ہی رات میں دیر سے سونے دیا تھا اور صبح ہی کال ملا دی مجھے تبھی مشعل نے کہا پریشے میری بچی تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا دوپہرکے بارہ بجے کو تم صبح کہہ رہی ہو یارمشعل تمہیں پتہ تو ہے مجھے جلدی اٹھنے
کی عادت نہیں ہے پریشے نے منہ بنا کرکہا تومشعل بولی ہاں یار مجھے پتہ ہے اچھا اب جلدی اٹھو اور گھر آجاؤ مشعل نے پریشے کوحکم دیا تو پریشے نے بھی بنا بحث کیے ہاں کردی اور اچھا ٹھیک ہے آرہی ہوں کہہ کر کال کاٹ دی

پریشے اپنے ماں باپ حمدان قریشی اور عافیہ قریشی کی اکلوتی اولاد ہے پریشے کوحمدان قریشی اورعافیہ قریشی دونوں نے بڑے لاڈ پیار سے پالا ہے اتنے لاڈ پیارکے باوجود بھی پریشے بلکل بھی بدتمیز لڑکی نہیں بنی بلکہ ایک سلجھی ہوئی تمیزدار بڑوں کا ادب کرنے والی اوربچوں سے پیارسے پیش آنے والی حساس دل لڑکی نکلی اور تھوڑی سی ضدی بھی لیکن ضد صرف حمدان قریشی سے ہی کرتی ہے اسی وجہ سے اپنی والدہ عافیہ قریشی سے بہت دفعہ ڈانٹ بھی کھا چکی ہیں لیکن حمدان قریشی یہ کہہ کرعافیہ بیگم کو ٹوک دیتے کہ بھئی
بیگم ہماری پری کونہ ڈانٹا کریں پری میں تو ہماری جان بستی ہے اورہربار پریشے حمدان صاحب کی بات سنکرانکے گلے لگ جاتی

اورعافیہ بیگم یہ کہہ کرسرجھٹک دیتی ان دونوں باپ بیٹی کا کچھ نہیں ہوسکتا

آہل درانی اورسحرش درانی کی دوہی اولاد ہیں سب سے بڑا فرزام درانی اور فرزام سے ایک سال چھوٹی مشعل درانی مشعل بھی بلکل پریشے کی طرح ہی ہے تبھی دونوں میں بنتی بھی بہت ہے مشعل کی کچھ عرصہ پہلے ہی اپنی پھپو کے بیٹے شہریار سے منگنی ہو چکی ہے

مشعل پیارے سے دل کی سب کے ساتھ سے پیار سے پیش آنے والی لڑکی ہے

لیکن فرزام درانی کو غصہ بہت آتا ہے غلط
بات تو بلکل برداشت نہیں ہوتی اور لڑکیوں
سے بہت کم گفتگو کرنے والا انسان یے
کیونکہ فرزام کو لڑکوں سے بلاوجہ فری
ہونے والی لڑکیاں بلکل نہیں پسند
یہی وجہ تھی کہ فرزام نے یونی لائف میں
بھی کسی لڑکی سے بات تک نہیں کی تھی
سوائے لائبہ کے

فرزام کی کالج اور ریونیورسٹی لائف میں
صرف ایک دوست لائبہ ہی تھی لڑکے تو بہت
سارے دوست تھے فرزام کے لیکن لڑکیوں
میں صرف لائبہ ہی دوست رہی جو فرزام کو
یونی میں بہت پسند کرتی تھی لیکن فرزام
سے یہ بات کبھی کہہ نہ سکی

فرزام اپنی پڑھائی مکمل کرکےاپنے والد آہل درانی کابزنس جوائن کرچکا ہے

فاریہ اپنے ماں باپ ذوالفقارصاحب اورہانیہ بیگم کی اکلوتی بیٹی ہیں فاریہ کا نکاح اپنے مامو کے بیٹے ہارون سے فاریہ کے بارہویں جماعت کے امتحانات کے بعد ہی کردیا گیا تھا کیونکہ فاریہ کے مامو یہ نکاح اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھےاور نکاح کے چند دنوں بعد ہی فاریہ کے ماموں یعنی ثاقب صاحب رضائے الہی سے وفات پا چکے تھے

فاریہ پریشے اور مشعل کی یونیورسٹی میں دوستی ہوئی تھی اور یہ دوستی کب اتنی

گہری ہو گئی تینوں کو پتہ ہی نہ چلا ان تینوں کی دوستی کی وجہ سے ان تینوں کے پیرنٹس میں بھی اچھا خاصی دوستی ہو گئی تھی اسی طرح فرزام ہارون اور شہریار یہ تینوں بھی کافی پرانے دوست ہیں
فاریہ اور ہارون کا نکاح ہوا وا تھا مشعل فرزام شہریار کزن ہیں تو آپس میں انکا بونڈ بہت اچھا ہے مشعل کی پھپھو مشعل سے بہت پیار کرتی تھیں اسی لیے اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے مشعل کو مانگ چکی تھی پریشے کی بھی سب سے بہت اچھی دوستی ہے کیونکہ پریشے سب سے جلد گھل مل جانے والی لڑکی ہے فرزام سے تو پریشے کی بہت کم ہی بات ہوئی ہے کیونکہ فرزام سے بات کرتے ہوئے اسے ڈر لگتا تھا ڈر کی وجہ فرزام کا غصّہ تھا

مما میں مشعل کے گھر جارہی ہوں پریشے نے اپنا موبائل بیگ میں رکھتےہوئے مصروف اندازمیں عافیہ بیگم سے کہا تو انہوں نے پریشے سےکہا ارے ناشتہ تو کرکہ جاؤ پری بیٹا
نہیں ماما ناشتہ میں اور فاریہ مشعل کےگھر کریں گے یہ کہہ کر پریشے نےعافیہ بیگم کو گلے لگایا تو عافیہ بیگم نے کہا اچھا ٹھیک ہے بیٹا جاؤ اللہ اپنےامان میں رکھے اور پھر پریشے نےعافیہ بیگم کو خدا حافظ کہا اور گھرسے نکل گئ

سحرش بیگم کچن میں ناشتہ بنا رہیں تھیں تبھی مشعل کچن میں آئی اور کہا مما ناشتہ بنادیں پری اور فاریہ کو میں نے ناشتے پر بلایا ہے مشعل نےسحرش بیگم کو پیار سے

گلے لگاتے ہوئے کہا توسحرش بیگم اچھا ٹھیک ہے میری پیاری بیٹی کہہ کرناشتہ بنانے لگیں
تبھی فرزام بھی ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھا اورسحرش بیگم کو ناشتہ بنانے کا کہا توسحرش بیگم نے کہا بیٹا بس تھوڑی دیر رکو آپکا ناشتہ تیار ہونے والا ہے

فرزام نے آنکھوں میں شرارت لیے ہوئے مشعل سے کہا ویسے مشعل روز روز اپنی دوستوں سے مل کر تمہارا دل نہیں بھرتا

فرزام نے مشعل کو چھیڑا تو مشعل نےسحرش بیگم کو شکایت لگائ ماما بھائی کو دیکھ لیں ہمیشہ میری دوستوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں

اچھا بس لڑو نہیں دونوں سحرش بیگم
نے دونوں کو ٹوکا اور فرزام سے کہنے لگی
پریشے اور فاریہ گھر کی بچیاں ہیں فرزام
اور پھر تینوں کی ابھی اسٹڈیز کمپلیٹ ہوئ
ہے تو مزے کرنے دو بچیوں کو

ویسے بھی جب شیری اور ہارون گھر آتے
ہیں تب مشعل کچھ بولتی ہے تمہیں
تبھی فرزام نے ہنستے ہوئے سحرش بیگم
سے کہا میری پیاری ماما یہ چھٹکی اسی
لیےکچھ نہی بولتی کیونکہ شہریار ان محترمہ
کے ہونے والے سیاں جی ہیں اور ہارون اس
بونی فاریہ کا شوہر ہے

بس مما اب بھائی کو نہیں چوڑونگی میں
مشعل نے غصہ میں اپنے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی بک فرزام کوکھینچ کر ماری جسے بڑی

آسانی سےفرزام نے کیچ کرلیا تھا بک فرزام کے ہاتھ میں دیکھ کر مشعل ڈرائنگ روم کی طرف بھاگی کیونکہ اسے پتہ تھا اب وہ فرزام کے ہاتھوں سے نہیں بچنے والی
اور اب صورتحال کچھ یوں تھی دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کو کشن کھینچ کر مار رہےتھے
اسی دوران پریشے اور فاریہ اندر داخل ہوئی فرزام جو کشن مشعل کے مارنےوالا تھا مشعل کے نیچے جھک جانےکی وجہ سے وہ کشن فاریہ کے موں پر لگ گیا
ارے فرزام دیکھ کر تو مارتے سر پھوڑ دیا میرا فاریہ نے کشن نیچے پھینک کر سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو پریشے نے فاریہ کی اوور ایکٹنگ سے تنگ آکر کہا یارفاریہ یہ کشن تھا پتھر نہیں پریشے کے جواب دینے پرفاریہ پریشے کو گھورنے لگی پھر پریشے

اور فاریہ کی بحث شروع ہو گئی اور اب دونوں بہن بھائی ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہے تھے

سحرش بیگم کو آتے دیکھ فاریہ اور پریشے نے بحث کو روک کر اچھے بچوں کی طرح سحرش بیگم کو سلام کیا

وعلیکم اسلام بیٹا آپ لوگ بیٹھو میں ناشتہ لاتی ہوں ان سب کو بیٹھا کر سحرش بیگم سب کا ناشتہ ڈائننگ ٹیبل پر لگانےچلی گئ

اور تھوڑی دیر بعد تینوں مزے سے ناشتہ کرنے لگیں جبکہ فرزام ناشتہ لیکر اپنے کمرے میں جاچکا تھا

تبھی فاریہ بولی یار ناشتہ کر کہ مزہ ہی آگیا

پریشے نے کہا فاریہ منہ بند کرلو اپنا چپ چاپ کھایا نہیں جاتا تم سےپریشے کے یوں فاریہ کو جھاڑنے پرفاریہ کا منہ بن گیا اس سے پہلے دونوں دوبارہ لڑنا شروع کر دیتیں مشعل فوراً بولی

اچھا بس لڑو نہیں اور ناشتہ کرو سحرش بیگم ان تینوں کے پاس آئیں اور کہا ارے بیٹا ناشتہ کرو اس کے بعد آپ تینوں کو شاپنگ پر بھی تو جانا ہے مشعل کے نکاح میں تھوڑے دن ہی باقی رہ گئے ہیں اور آپ لوگوں کی شاپنگ ہی کمپلیٹ نہیں ہوئ

جی آنٹی بس ناشتہ کرکے ہم فوراً شاپنگ پر جاینگے پریشے نے سحرش بیگم کو جواب دیا

تو سحرش بیگم کہنے لگیں اچھا ٹھیک ہے بیٹا آپ لوگ ناشتہ کرو میں ایک کال کرکے آئی سحرش بیگم کے جانےکے بعد تینوں ناشتہ کرنے لگی اورتھوڑی دیر بعد ہی شاپنگ کے لیے نکل گئ

سحرش بیگم نے عافیہ بیگم کو کال کی اور جب عافیہ بیگم نے کال اٹھا لی تو سہرش بیگم نے انھیں سلام کیا

اسلام علیکم عافیہ

وعلیکم اسلام سحرش
عافیہ بیگم نے بھی بہت محبت سے ان کے سلام کا جواب دیا

کیسی ہیں آپ سحرش عافیہ بیگم نے سحرش بیگم سے ان کا حال پوچھا توسحرش بیگم بولیں میں ٹھیک آپ سنائیں آپ کیسی ہیں

ان کے پوچھنے پر عافیہ بیگم نے کہا میں بھی ٹھیک ہوں سحرش

ایک دوسرے کا حال احوال پوچھنے کے بعد سحرش نے کہا عافیہ آپ سے ضروری بات کرنی ہے

عافیہ بیگم نے کہا جی سحرش بولیں کیا بات ہے

پھر سحرش بولیں عافیہ میں نے اور آہل نے پرشیے کو اپنی بہو بنانے کا سوچا ہے

سحرش بیگم کو پریشے شروع سے ہی پسند تھی تو انہوں نے آہل صاحب سے بات کی آہل صاحب بھی راضی ہوگئے آہل صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد سحرش بیگم نےعافیہ بیگم سے بات کرنے کا سوچا اور عافیہ بیگم کو کال کردی

سحرش بیگم کی بات سننے کے بعد عافیہ بیگم بولیں یہ تو اچھی بات ہے سحرش

کیونکہ عافیہ بیگم کو بھی فرزام اپنی پریشے کیلیئے اچھا لگتا تھا

سحرش بیگم کی بات سن کر انہیں خوشی ہوئی تھی اور پھر وہ کہنے لگی سحرش میں حمدان سے بات کرکے جواب دیتی ہوں

سحرش بیگم نے کہا ہاں عافیہ ٹھیک ہے تم بھائی سےبات کرکے جواب دے دینا

اور پھر یہ کہہ کر دونوں نے ایک دوسرے کو خداحافظ کہا اور کال کاٹ دی

بچوں کی وجہ سے ان دونوں کی بھی اچھی خاصی دوستی ہوگئی تھی یا یوں کہہ لو اب تو گھر جیسی بات تھی دونوں فیملیز ایسی تھی کے آپس میں رشتہ دار ہوں

یار مشعل کچھ کھانے چلو میں شاپنگ کرکے تھک گئی ہوں پری نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے بیگز کو دیکھ کر دہائی دی تبھی فاریہ بولی ایک تو پری تمہیں بھوک بہت لگتی ہے

ہاں فاریہ جیسے تمہیں تو بھوک ہی نہیں لگتی پری نے بھی تپ کر جواب دیا

انکو پھر سے لڑتے دیکھ کر مشعل نے کہا ارے لڑو نہیں چلو کچھ کھاتے ہیں ویسے بھی سب لے تو لیا ہے ہم نے اب مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے مشعل نے شاپنگ بیگز کار میں رکھ کر کہا

اورپھر تینوں ریسٹورنٹ آگئی اور کھانے کا آرڈر دے دیا

تھوڑی ہی دیر میں انکا کھانا آچکا تھا

یار مزا ہی آگیا فاریہ نے زنگر کھاتےہوئے مزے سے کہا تو پریشے نے فوراً فاریہ کو تنگ کرنے کے لیے کہا

تمہیں کب مزہ نہیں آتا فاریہ جب دیکھو کچھ نہ کچھ ٹھوس رہی ہوتی ہو اور ہر بار ایسے ہی ندیدوں کی طرح کھانے کی تعریف کرتی ہو

اس سے پہلے فاریہ فریشے سے لڑتی مشعل نے کہااچھا لڑو نہیں تم دونوں کا ہر وقت کا یہی ہے جب دیکھو ایک دوسرے کو تنگ کرتی رہتی ہو مشعل نے دوبارہ دونوں کو چپ کروایا اور
پھر تینوں کھانا کھا کر گاڑی میں آکر بیٹھ گئی پریشے نے پہلے مشعل کو گھر ڈراپ کیا پھر فاریہ کو اس کے گھر ڈراپ کر کے اپنے گھر کو روانہ ہوئی

ڈور بیل بجی تو عافیہ بیگم دروازہ کھونے
گئی اور بنا پوچھے دروازہ کھول دیا کیونکہ
یہ ٹائم حمدان صاحب کے آنے کا ہوتا ہے
انہوں نے دروازہ کھولا تو حمدان صاحب
اندر آگئے پھر عافیہ بیگم نے انہیں سلام کیا
حمدان صاحب سلام کا جواب دےکر صوفہ پر
بیٹھ گئے

عافیہ بیگم نے حمدان صاحب کو پانی لاکر دیا
اور ان سے کھانے کا پوچھا تبھی حمدان
صاحب نے کہا بیگم میں کھانا کھا کر آیا ہوں
یہ کہ کرحمدان صاحب فریش ہونے چلے
گئے جب حمدان صاحب فریش ہو کر روم میں
آئے تو عافیہ بیگم حمدان صاحب سے بولیں

حمدان مجھے آپ سے بات کرنی ہے

حمدان صاحب نے عافیہ بیگم سے کہا جی کہیں بیگم آپنے کیا بات کرنی ہے

عافیہ بیگم نے کہا آج سحرش کی کال آئ تھی وہ اپنے فرزام کے لئے ہماری پریشے کا ہاتھ مانگ رہی تھی

عافیہ بیگم کی بات سن کر حمدان صاحب خوش ہوتے ہوئے کہنے لگےارے بیگم یہ تو بہت اچھی بات ہے
حمدان صاحب نے خوشدلی سے کہا اور کہنے لگے بات سنیں عافیہ آپنے اس بارے میں پری سے بات کی

عافیہ بیگم بولیں نہیں ابھی میں نے پری سے نہیں پوچھا میں نے سوچا پہلے آپ سے پوچھ لوں پھر پری سے بات کرونگی تبھی حمدان صاحب بولے بیگم کوئی زبردستی مت کریئگا اور پہلے پری سے پوچھلیےگا وہ کسی کو پسند تو نہیں کرتی

عافیہ بیگم نے حمدان صاحب کو گھور کر کہا پری میری بھی اولاد ہے ان کی بات سن کر حمدان صاحب ہنسدیے

اور کہنے لگے ٹھیک ہے ٹھیک ہے بھئی پری آپکی بھی اولاد ہے پتہ ہے مجھے آپ غصہ تومت کریں
عافیہ بیگم نے کہا نہیں نہیں حمدان میں غصہ نہیں کر رہی آپ سے تو بات ہو گئی آپ

راضی ہیں تو میں پریشر سے بات کر کہ آتی ہوں

حمدان صاحب سے بات
کرنے کے بعد عافیہ بیگم پریشے کے کمرے کی طرف چل دیں

پری تھوڑی دیر پہلے ہی گھر آئی تھی اور اپنے روم میں ریسٹ کر رہی تھی تبھی عافیہ بیگم پریشے کے روم کی طرف آئی اور انہوں نے دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر آواز لگائی

پری بیٹا میں اندرآجاؤں عافیہ بیگم کی آواز سن کر لریشے نے کہا ماما کیا یہ
پوچھنےکی بات ہے آجایئں

بیٹا مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے عافیہ بیگم پریشے کے برابر میں بیٹھ گئی تبھی پریشے نے کہا جی ماما بولیں میں سن رہی ہوں

عافیہ بیگم میں بنا لگی لپٹی رکھے پریشے سے پوچھا بیٹا اگر آپ کسی کو پسند کرتی ہیں تو مجھے بتائیں پری تو عافیہ بیگم کی بات سن کر پریشان ہوگئی اور کہنے لگی

نہیں ماما مجھے کوئی پسند نہیں آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں

تبھی عافیہ بیگم بولیں نہیں بیٹا میں نے ایسے ہی پوچھ لیا تھا آپ پریشان مت ہوں

پھر عافیہ بیگم نے پریشے کو گلے لگا کر اسکے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا بیٹا میں نے اور آپکے بابا نےایک فیصلہ کیا ہے

پریشے نے پیار سے کہا جی ماما بولیں

عافیہ بیگم نے کہا بیٹا آپکے لئے فرزام کا رشتہ آیا ہے

پریشے کو لگا شاید اسے سنے میں غلطی ہوگئی ہے تبھی پری نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا ماما فرزام کا رشتہ فرزام سے پوچھ کر رشتے کی بات کی ہے سحرش آنٹی نے

پریشے کو اس لئے یقین نہیں آرہا تھا کیونکہ فرزام نے کبھی کسی کام کے علاوہ کسی بات نہیں کی تھی اور پھر فرزام کا پریشے کے

لیے رشتہ آجانا پریشے کے لیے حیرانی کا باعث تھا اسی لیے پریشنے نے عافیہ بیگم سے پوچھا تھا کہ فرزام سے پوچھ کر رشتہ بھیجا ہے

عافیہ بیگم بولیں بیٹا یہ تو نہیں پتہ مجھے لیکن اتنی بڑی بات فرزام کی مرضی کے بغیر تو کرینگی نا سحرش

اور صبح ہی سحرش کی کال آئی تھی انہوں نے مجھ سے رشتے کی بات کی تو میں نے ان سے سوچنے کا وقت مانگا ہے آپکے بابا نے تو ہاں کردی اب آپ کے جواب کا انتظارہے آپ جواب دیں گی تو میں سحرش کو جواب دو گی

خوشی کی وجا سے پریشے تو مانو ساتھویں آسمان پر پہنچ گئی کہ اسکے لئے فرزام کا رشتہ آیا ہے

تبھی پریشے نے عافیہ بیگم سے کہا جیسا آپکو ٹھیک لگےماما پریشے نے اپنی خوشی پر قابو پاتےہوئے عافیہ بیگم کو جواب دیا

عافیہ بیگم نے کہا بیٹا آپ دل سے راضی ہیں نا یا آپ صرف ہماری خوشی کے لیے ہاں کر رہی ہیں اگر آپ ہماری وجہ سے ہاں کہ رہی ہیں تو بیٹا ہم آپ پر اپنی مرضی مسلط کرنا نہیں چاہتے اگر آپ دل سے راضی ہونگی تبھی ہم ہاں کرینگے یا پھر آپ کو اس رشتے کے مطعلق سوچنے کا وقت چاھیے تو آپ سوچنے کے لیے وقت لے سکتی ہیں عافیہ بیگم کی بات سننے کے بعد پریشے جو عافیہ

بیگم کے گلے لگی ہوئی تھی عافیہ بیگم سے
الگ ہو کر عافیہ بیگم کا چہرہ اپنے ہاتھوں
میں لے کر کہتی ہے

ماما مجھے اس رشتے سے کوئی پرابلم نہیں
ہے آپ کو اور بابا کو جیسا ٹھیک لگتا ہے
کریں

پریشے کی بات سننے کے بعد عافیہ بیگم نے
پریشے کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا چلیں
بیٹا جی پھر میں کل سحرشکو کال کر کے ہاں
کر دونگی اور یہ کہہ کر عافیہ بیگم پریشے
کے
کمرے سے نکل گئی اور دروازہ بندکردیا

پھر پوری رات پریشے نےخوش ہوکر
گزاری کیونکہ پریشے شروع سے فرزام کو

پسند کرتی تھی لیکن فرزام کے غصّہ کی
وجہ سے کبھی فرزام کو بتا نہیں پائی پریشے
فرزام کے جلدی غصّہ ہو جانے کی وجہ سے
اس سے ڈرتی تھی

لیکن جب عافیہ بیگم نے فرزام کے رشتہ کا
بتایا تو پریشے کو تو اپنی قسمت پر رشک
آنے لگا کہ جسے وہ اتنے سالوں سے چاہتی
تھی وہ شخص بن مانگے ہی اسے مل گیا تھا
یہ سب سوچتے سوچتے جب پریشے کی آنکھ
لگی پریشے کو پتہ ہے نہیں چلا

عافیہ بیگم نے حمدان صاحب اور پریشے
سے بات کرنے کے بعد صبح ہوتے ہی
سحرش بیگم کو کال کی

اسلام علیکم سحرش کیسی ہیں آپ

وعلیکم اسلام میں ٹھیک عافیہ آپ سنایئں آپ کیسی ہیں سحرش بیگم نے بڑی محبت سے ان کے سلام کا جواب دیا

اسکے بعد دونوں نے ایک دوسرے کی خیریت معلوم کی پھر عافیہ بیگم نے جو بات کرنے کے لیے سحرش بیگم کو کال کی تھی وہ بات بتانے لگیں سحرش میں نے جواب دینے کے لیے کال کی تھی

سحرش بیگم نے کہا جی عافیہ بتایئں کیا جواب ہے آپکا بس اللہ کرے آپکا جواب ہاں میں ہو

ہمارا جواب ہاں ہی ہےعافیہ بیگم نے سحرش بیگم کو خوشی خوشی ہاں کا جواب دیا تو

سحرش بیگم خوش ہوگئی اور کہنے لگیں عافیہ یہ تو آپ نے بہت خوشی کی خبر سنائی ہے مجھے میں آہل کو بتاتی ہوں وہ بھی بہت خوش ہونگے

چلیں عافیہ پھر اس معاملے میں مل کر تفصیلی بات ہوگی یہ کہہ کر دونوں نے ایک دوسرے کو خدا حافظ کہا اور کال کاٹ دی

مشعل مشعل کدھر ہو بیٹا سحرش بیگم مشعل کو آواز لگانے لگیں

تبھی مشعل نے کچن سے آواز لگا کر کہا ماما میں ادھر ہوں پھر سحرش بیگم کچن میں مشعل کے پاس چلی آئیں

اور کہا بیٹا ایک بات کرنی ہے آپ سے جی
ماما بولیں مشعل نے تابیعداری سے جواب دیا
تو سحرش بیگم بولیں مشی بیٹا پریشے کی
ماما نے فرزام کے رشتہ کے لیے ہاں کردی
ہے

مشعل تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی
تھی

پھر خوشی سے کہنے لگی
ہیں ماما ہاے سچی کتنی اچھی بات ہے نہ
ویسے ماما بھائی وہ کیسے راضی ہو گئے
پریشے کے لیے سحرش بیگم نےمشعل کی
بات کاٹتے ہوئے کہا بیٹا میں نے اس سے کہا
تھا میں اسکے لیےلڑکی ڈھونڈ رہی ہوں تو
فرزام نے کہاتھا ٹھیک ہے جیسی آپکی
مرضی اسے میرے پسند کی لڑکی سے

شادی کرنے میں کوئی اعتراض نہیں تھا تو میں نے کل عافیہ کو کال کار دی اور تم تو جانتی ہو پریشے مجھے شروع سے فرزام کے لئے پسند تھی ویسے بھی میں رات میں بات کرونگی اس سے

تو مشعل نے کہا ٹھیک ہے ماما جیسی آپکی مرضی لیکن پریشے کے گھر کال کرنے سے پہلے آپکو بھائی سے پوچھ لینا چاہیے تھا

مشعل میں فرزام سے کافی دنوں سے اس بارے میں بات کرنا چاہ رہی ہوں لیکن جب سے اس نے بزنس جوائن کیا ہے کام میں اتنا بزی رہتا ہے سکون سے بات کرنے کے لیے بھی اس کے پاس ٹائم نہیں ہوتا

میرا اور تمھارے پاپا کا یہ خیال تھا کہ تمہارے نکاح سے پہلے فرزام کی بات پکی کردیں اور تمھارے نکاح میں ویسے ہی اتنا کم ٹائم بچا ہے اسی لیے میں نے عافیہ کو کال کی تھی اور فرزام میری مرضی کی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے راضی ہے تو میں نے عافیہ سے بات کرلی اب وہاں سے مثبت جواب سن کر مجھے سکون ہو گیا آج فرزام کو بلا کر اس سے اس بارے میں بات کرلونگی تم پریشان مت ہو ان کی بات سن کر مشعل نے کہا چلیں ماما جیسا آپ کو ٹھیک لگے اب میں اپنی دوست کو مبارکباد تو دے دوں مشعل نے خوش ہوتے ہوئےکہا اور اسکی اتنی جلد بازی پر سحرش مسکرا کر رہ گئیں

کال اٹھاؤ لڑکیوں مشعل گروپ کال کر کے خود سے کہنے لگی اتنے میں پریشے اورفاریہ نے کال اٹھالی مبارک ہو پریشے مشعل نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو

فاریہ کوتجسس ہونے لگا تو آخر کار اسنے پوچھ ہی لیا ارے کس بات کی مبارکباد دے رہی ہو مشی تم پریشے کو مجھے بھی بتاؤ تاکہ مجھے سکون آیے مشعل نے فاریہ کا تجسّس ختم کرتے ہوئے کہا

تو بھئی فاریہ دل تھام کر سنو میں ہماری پریشے میڈم کو ان کی اور فرزام بھائی کے رشتے کی جو بات چل رہی ہے اور جلد ہی بات پکی ہونے والی ہے اسکی مبارکباد دے رہی ہوں

جیسے ہی مشعل نے اپنی بات پوری کی فاریہ کولگا شاید اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے یقین تو تب آیا جب پریشے نے شرماتے ہوئے خیرمبارک کہا

کیا واقعی فاریہ اتنی زور سے چیخی کہ پریشے نے فون کان سے ہٹا کر فون کو ایسے گھورا جسے سامنے فاریہ ہو

ہاں بھئی ان دونوں کی منگنی ہونے والیہے مشعل نے دوبارہ اپنی بات دوہرائی تب فاریہ پہلے سے بھی زیادہ زور سے چیخی کمینوں مجھے کیوں نہیں بتایا

تبھی پریشے بولی یار فاریہ کل ہی ماما کے پاس سحرش آنٹی کی کال آئی تھی تو ماما نےآنٹی سے ٹائم مانگا تھا اور جب رات کو

بابا گھر آئے توماما نے بابا کو بتایا بابا نے ہاں کردی تو پھر ماما نے مجھ سے پوچھا میں نے کہا جیسی آپ دونوں کی مرضی پھر ماما نے صبح سحرش آنٹی کو ہانکردی

اہم اچھا تو تم راضی ہو فاریہنے شرارتی انداز میں پوچھا تو پریشے نے فوراً کہا یار ماما پوچھ رہی تھی میں کسی کو پسند تو نہیں کرتی اسی لیے میں نے ماما کو بولا ایسا نہیں ہے جیسا آپکوٹھیک لگے تو ماما نے صبح سحرش آنٹی کو ہاں کردی

مشعل جوان دونوں کی باتوں سے تنگ آچکی تھی پریشے کی بات ختم ہونے
کے بعد فوراً بولی اچھا باقی باتیں رات میں کرنا

کافی ٹائم سے سب ملے نہیں ہیں اسی لئے پاپا ماما نے دعوت رکھی ہے شیری اور ہارون کو بھی بلایا ہے تو ماما نے کہا ہے تم دونوں نے بھی آنا ہے ٹھیک ہے

سحرش بیگم نے بلایا تھا تو فاریہ اور پری آنے کے لیے راضی ہوگئ تھی پھر خداحافظ کہہ کر تینوں نے کال کاٹ دی اور شام کی دعوت کے لیے تیار ہونے لگیں

مشعل نے شہریار کو کال کرکے آنے کا کہا پہلے تو شہریار نے آنے سے ہی
منع کردیا لیکن جب مشعل نے کہا شیری پاپا نے انوائیٹ کیا ہے دعوت پر کردوں پاپا کو منع بولو تو شہریار نے فوراً کہا یار مشعل میں کام میں بزی تھا لیکن ماموں کی بات ٹال نہیں سکتا تو آجاونگا شہریار کی بات پر تو

مشعل کو غصّہ ہی آگیا مشعل نے غصّہ میں کہا واہ شیری میں نے بلایا تو ٹائم نہیں ہے پاپا کے بلانے پر فورن راضی ہو گئے کتنے بدتمیز ہو جاؤ میں ناراض ہوں پاپا سے ہی بات کرنا اب مشعل کی ناراضگی پر شہریار پریشان ہی ہو گیا

یار مشی میں تمہیں منع نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن ہمارے نکاح میں ٹائم کم رہ گیا ہے اسی لیے میں اپنے آفس کے کاموں سے جلد از جلد فری ہونا چاہتا ہوں تاکہ اپنے نکاح اور اپنی ہونے والی دلہن پر فوکس کرسکوں اسی لیے منع کیا تھا لیکن ماموں نے سب کو دعوت دی ہے میں ان کو منع کرتا کتنی غلط بات ہوتی اسی لیے میں نے ہاں کردی تھی

تبھی مشعل نے فوراً کہا اچھا اچھا بس صفائیاں مت دو رات میں ٹائم سے آجانا مشعل نے موں بناتے ہوئے کہا

تو شہریار نے ہنستے ہوئے کہا محترمہ آپکا حکم سر آنکھوں پر ٹائم سے پہلے ہی آجاونگا پھر دونوں نے اللہ حافظ کہہ کر کال کٹ کردی

کال سب کو سحرش بیگم اور آہل صاحب ہی کرنے والے تھے لیکن دونوں کو باہر جانا پڑا کیونکہ مشعل کے نکاح میں سحرش بیگم جو ڈریس پہننے والی تھیں اس ڈریس میں کوئی پرابلم ہو گئ تھی ڈزاینر کی کال آئی تھی تو ان دونوں کو وہاں جانا پڑا فرزام بزنس میٹنگ میں مصروف تھا اسی لیے سحرش بیگم نے مشعل سے کہ دیا تھا کہ وہ

ہی سب کو کال کردے شہریار کو کال کرنے
کے بعد مشعل نے ہارون کو کال کی اور
دعوت میں آنے کا کہا تو ہارون نے آنے کے
لئے حامی بھر دی تھی اور دونوں نے اللہ
حافظ کہ کر کال کٹ کردی

فرزام بیٹا آہل صاحب فرزام کے کیبنمیں آئے
اور فرزام کو کام کرتا دیکھ کر
کہنے لگے فرزام بیٹا رات میں گھر پر
دعوت رکھی ہےکیا آپکو گھر نہیں جانا

فرزام نے فائل بندکرتے ہوئے اپنےپاپا کی
طرف دیکھا اور کہا پاپا کل سنڈے ہے تو میں
چاہتا ہوں آج ہی سارا کام ختم کرلوں ویسے
بھی دعوت میں ٹائم سے آجاؤنگا آج سارا کام
اسی لیے کر رہا ہوں تاکہ

کل آرام کر لوں اور سکون سےسوکر اٹھوٗں اسی لیے آج سارا کام ختم کر کے ہی گھر جاؤں گا

آہل صاحب فرزام کی اتنی لمبی پلاننگ پر مسکرا کر رہ گئے کیونکہ فرزام نے جب سے کمپنی جوائن کی تھی بڑی محنت سے کام کر رہا تھا

آہل صاحب نے کہا پیارے بیٹے کام کہ ساتھ ساتھ آرام کی بھی ضرورت ہے اتنا مصروف مت رکھا کرو اپنے آپکو کاموں میں

آہل صاحب کو اپنی فکر کرتے دیکھ فرزام نے کہا

اوکے بابا میں آرام کرلونگا گھر آکر فلحال تو کام کرلوں آپ گھر جائیں میں بھی بس کام کر کہ تھوڑی دیر میں نکل رہا ہوں

چلیں ٹھیک ہے بیٹا میں گھر جا رہا ہوں اللہ حافظ اور جلدی آنے کی تاکید کرکے آہل صاحب گھر کے لیے روانہ ہوگئے اور فرزام پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوگیا

پریشے اور فاریہ کو اتنی دیر ہو گئی تھی آنے میں اس لیے مشعل نے فاریہ اور پریشے کو کال کی دونوں راستے میں ہی تھیں لیٹ ہوچکی تھیں تبھی لیٹ ہونے پر مشتعل دونوں کو اچھی خاصی باتیں سنانے لگی

یار مشی بس پہنچ رہے ہیں ہمیں باتیں تو مت سناؤ فاریہ نے منہ بنا کر کہا تو پریشے کی ہنسی چھوٹ گئی

مشعل نے جلدی آنے کا کہہ کر کال کاٹ دی
پانچ منٹ بعد ہی دونوں گھر میں داخل ہویئں
ان دونوں کے آنے کے تھوڑی دیر بعد
شہریار اور ہارون بھی آگیے تھے

پھر سب نے ایک دوسرے کو سلام کیا دیر سے آنے پر مشعل فاریہ اور پریشے کو ابھی تک گھور رہی تھی
تبھی پریشے شہریار سے کہنے لگی بھئی
شہریار تم اپنی ہونے والی بیوی
کو سمجھالو بہت غصہ کرتی ہے پری نے منہ بنا کر کہا تو سب کی ہنسی
چھوٹ گئ پریشے کی بات سننے کے بعد

شہریار نے کہا نہیں بھئی ہم اپنی ہونے والی بیگم کو کچھ نہیں کہیں گے کہیں آخر وقت پر غصہ میں آکر انکار ہی نہ کردیں نکاح سےشہریار نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو مشعل شہریار کو گھور کر رہگئ

سحرش بیگم نے سب کو ڈائننگ ٹیبل کی طرف آنے کا کہا

تو سب اچھے بچوں کی طرح سحرش بیگمکے پیچھے چل دئے

تبھی آہل صاحب اندر داخل ہوئے سب نے آہل صاحب کو سلام کیا آہل صاحب نے خشدلی سےبچوں کے سلام کا جواب دیا اور ہاتھ دھو کر ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گئے

فرزام کو آہل صاحب کے ساتھ نہ دیکھ کر مشعل نے اپنے پاپا سے پوچھا بھائی نہیں آئے آپکے ساتھ

بیٹا فرزام کام کر رہا ہےتھوڑی دیر سے آئیگا آہل صاحب نے پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوئے جواب دیا

تو مشعل چپ ہوگیکیونکہ اسے پتہ تھا فرزام کام کو زیادہ ترجیح دیتا تھا

انکل آپ کو اسے ساتھ لانا چاہیے تھا اب دیکھیں کتنا ٹائم لگایگا آنے میں ہارون نے جگ میں سے پانی نکالتے ہوئے آہل صاحب سے کہا تبھی سحرش بیگم بولیں

جی آہل ہارون صیح کہ رہا ہے آپکو اسے ساتھ لانا چاہیے تھا اب دیکھیں اسے ٹائم کا پتہ بھی نہیں چلیگا جب سب گھر جا رہے ہونگے وہ محترم تب آینگے

سحرش بیگم کی بات پر سب ہنسنے لگے پھر خوشگوار ماحول
میں کھانا کھایا گیا

اسکے بعد چائے کا دور چلا تو سب بچے ڈرائنگ روم میں آکر بیٹھ گئے اور آہل صاحب اپنے کمرے میں چلے گئے سحرش بیگم بھی چائے بنانے کی غرض سے کچن میں آگی

ویسے اچانک دعوت کی وجہ جان سکتے ہیں ہارون نے چائے پیتے ہوئے کہا

تو مشعل نے ہارون سے کہا ارے ہارون دعوت تو ایسے ہی رکھی تھی کیونکہ کافی ٹائم سے سب ملے نہیں تھے دعوت کے بہانے مل بیٹھ کر باتیں ہو گئیں

ہاں لیکن ایک بات بتانی ہے تم دونوں کو مشعل نے مسکراتے ہوئے پریشے کی طرف دیکھا پریشے شرما کر زمین پر دیکھنے لگی

تبھی شہریار اور ہارون نے کہا بتا بھی دو اب بات کیا ہے اتنا ٹائم کیوں لگا رہی ہو بانے میں

مشعل نے ان کو پریشان کرنے کا ارادہ ترک کر کے کہا اچھا بھئی بتاتی ہوں غور سے دل تھام کر سنو میری دوست پریشے کی فرزام بھائی سے منگنی ہونے والی ہے مشعل نے مسکرا کرجواب دیا شہریار اور ہارون تو پہلے شوکڈ ہو گئے انھوں نے پریشے کے مسکراتے چہرے کو دیکھا تو انہیں یقین آیا کہ مشعل مزاق نہیں کر رہی بلکہ سچ کہ رہی ہے

شہریار اور ہارون کو تو
غصہ ہی آگیا کہ انکے دوست نے اتنیبڑی بات چھپائی تبھی ہارون نے اپنا
موبائل نکالا اور فرزام کو میسج کیا کمینے منگنی کر رہا ہے اور دوستونکو بتایا بھی نہیں فرزام کا موبائل

سائلنٹ پر تھا تو فرزام ہارون کا میسج نہ دیکھ سکا

اور پھر سب نے پری کوہنستے ہوئے دیکھا تو پری شرما گئی پری کے شرمانے کی وجہ سے سب مل کر پریکو تنگ کرنے لگے
اب پری کی تو بس ہوچکی تھی تو مشعل سے کہنے لگی تمہیں اور شیری
کو چھیڑتی ہوں میں اور پھر ہارون اورفاریہ کی طرف دیکھ کر کہا تم دونوں کو چھیڑتی ہوں مینپھر تو سب نے چپ ہونے میں ہی غنیمت سمجھی کیونکہ پری کو زیادہ دیر اور تنگ کرتے تو پری نے تو رو ہی جانا تھا پھر سب اپنی باتوں میں
مصروف ہوگئے

فرزام جب کام سے فارغ ہوا تو اپنا موبائل دیکھا جہاں لائبہ کی تین چار
مسڈ کالز اور ہارون کا میسج آیا ہوا تھا فرزام نے لائبہ کو کال کی تھوڑیدیر میں لائبہ نے کال اٹھائی فرزام نے کہا لائبہ اتنی ساری کالز کی تھی تم نے خیریت تو ہے

فرزام کیا میں تمہیں بنا کسی کام کہ کال نہیں کر سکتی بس بات کرنے کے لئے کال کی تھی یونی ختم ہونے کے بعد سے تم تو غائب ہی ہو گئے ہو

لائبہ تم جانتی تو ہو آفس کا کتنا کام ہوتا ہے ابھی فری ہوا ہوں گھر جا رہا ہوں بعد میں بات ہوتی ہے یہ کہ کر فرزام نے خدا حافظ کہہ کر کال کاٹ دی

پھر فرزام نے ہارون کا
میسج دیکھا تو ہارون کو کال مال دی اسی
وقت ہی ہارون اور شہریار فرزام
کے گھر سے نکلے تھے پری اورفاریہ بھی
اپنے گھر چلی گئی تھیں

ہارون نے کال اٹھاتے ہی فرزام سے شکوہ
کیا یار تو نے منگنی کا نہیں بتایا کہ تو
منگنی کر رہا ہے ہارون کے ایسے کہنے پر
شہریار کی ہنسی چھوٹ گئی

وہیں فرزام نے بولا اوے ہارون یار توپاگل
تو نہیں ہوگیا میری کوئی منگنی ونگنی نہیں
ہوئی تبھی ہارون نے غصہ سے کہا ہونے
والی تو ہے نہ

تو فرزام نے کہا اچھا مجھے بھی بتادے
میری منگنی کس سے ہونے والی ہے مجھے
بھی تو پتہ چلے کہ میری کس سے منگنی
ہورہی ہے

پریشے حمدان قریشی سے ہارون نےپرسکون
انداز میں جواب دیا
ہارون کی بات سن کر فرزام کو لگا شاید
اسنے غلط سن لیا ہے بنا کسی بات کا جواب
دیے فرزام نےکال کاٹی اور غصہ میں گاڑی
کی چابی اٹھا کر گھر کے لیے نکل گیا

اور بیچارہ ہارون ہیلو ہیلو ہی کرتا رہ گیا
شہریار دیکھ رہا تو اس کتے کو کیسے اس
نے میری کال کاٹ دی ہارون کی اتنی اچھی

خاصی بے عزتی ہوتے دیکھ کر شہریار کی
ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی
یار ہارون تو بھی تو روٹھی ہوئی محبوبہ کی
طرح شکوہ کر ریا تھا اس سے فکر نہیں کر
تھوڑی دیر بعد کال کرلے گا ہارون کو تو
شہریار کی ہنسی مزید غصّہ دلا رہی تھی دفع
ہو جاؤ کمینوں تم دونوں ہی بغیرت ہو یہ کر
ہارون نے کار سے باہر دیکھنا شروع کردیا
اور شہریار ہنستے ہوئے کار ڈرائیو کرنے
لگا

جب فرزام گھر پہنچا
تو لاؤنج میں ہی سحرش بیگم اور آہل صاحب
بیٹھے
ہوئے مسکرا رہے تھے کیونکہ مشعل نے جو
شاپنگ کی تھی وہ سب کو دیکھا رہی
تھیفرزام گھر میں داخل ہوا اور سحرشبیگم

کے پاس جا کر کہنے لگا ماما یہ ہارون کیا بکواس کر رہا ہے کہ میریاور پریشے کی منگنی ہونے والی ہےفرزام نے چنختے ہوئے کہا

ایسا پہلےکبھی نہیں ہوا تھا فرزام نے تو کبھی سحرش بیگم سے اونچی آواز میں بھی بات تک نہیں کی تھی

سحرش بیگم نے کہا ہاں فرزام میں نے تمہارا رشتہ پریشے کے ساتھ طے کردیا ہے کیونکہ میں نے پہلے ہی
کہا تھا کہ میں تمہارے لیے لڑکی ڈھونڈ رہی ہوں تب تو تمہیں کوئی مسلہ نہیں تھا

ماما مجھے نہیں کرنی پریشے سےشادی اور
میں نے ہاں اسی لیے کی تھی تب مجھے یہ
نہیں پتہ تھا کہ آپ پریشے سے میری شادی
کرنے کا سوچ رہی ہیں
مشعل تو چپ کھڑی سارا معاملہ دیکھ رہی
تھی کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی مشعل میں

برخوردار اپنی ماں سے اتنی تیز آواز میں
بات کرتے ہیں بتاؤ فرزام یہ تربیت
تو نہیں کی تھی ہم نے تماری بولو آہل صاحب
کو غصہ میں دیکھ کر سحرش
بیگم رو پڑیں کیونکہ آہل صاحب بہت کم
غصہ کرتے تھے

پاپا میں پریشے سے شادی نہیں کرسکتا
کیونکہ میں نے پریشے کو کبھی اس نظر
سے نہیں دیکھا

پریشے میری نظر میں صرف مشعل کی دوست ہے اس سے آگے میں پریشے سے کوئی رشتہ نہیں بنانا چاہتا تو میں پریشے سے شادی نہیں کر سکتا

ایسے مت کرو فرزام میں نے عافیہ اورحمدان بھائی سے بات کرلی ہے سحرش بیگم روتے ہوئے بولیں

کس سے پوچھ کر آپنے پریشے کے والدین سے بات کی بتایں ماما میں نے تو نہیں کہا تھا آپ پریشے کے گھر والوں سے رشتے کی بات کریں

بیٹا ایسا مت کرو پریشے کا ہی سوچ لو اسے کتنا برا لگے گا سحرش بیگم روتے ہوئے فَرزام سے کہ رہی تھی کہ رہی تھی

ماما یہ بات آپ کو سوچنی تھی میں کچھ نہیں
کرسکتا اور میں لاسٹ ٹائم
کہہ رہا ہوں ماما میں پریشے سےشادی نہیں
کرونگا کیونکہ میں اسے
پسند نہیں کرتا اور نہ ہی کرونگا
لیکن
فرزام کو یہ نہیں پتہ تھا کہ آگے جا کر فرزام
کو اپنی بات پر پچھتاوا ہوگا

ماں بیٹے کی باتوں سے تنگ آکر آہلصاحب
بولے پریشے سے نہیں تو کس
سے شادی کرنا چاہتے ہو کیونکہ تمہاری
شادی کرنی ہے ہمیں مشعل کی شادی کے
ساتھ

میں لائبہ سے شادی کرونگا فرزام کو خود
سمجھ نہیں آئی تھی کہ اس نے لائبہ کا نام
کیوں لیا
اپھر فرزام نے کہا پاپا میں لائبہ سے شادی
کرونگا پریشے سے شادی نہیں کرسکتا

مشعل تو سن کر ہی پریشان ہوگی کیونکہ وہ
جانتی تھی لائبہ کس طرح کی لڑکی ہے اور
رشتہ ختم ہونے کا سن کر پریشے کو کتنا برا
لگے گا وہ صرف یہی سوچ رہی تھی

سحرش بیگم کچھ کہنے لگی تھی تبھی آہل
صاحب نے انہیں ہاتھ کے اشارے
سے روک دیا اور کہا ٹھیک ہے فرزام تم
لائبہ سے بات کرو ہم چلے جاینگے اسکے
گھر اب تم جاسکتے ہو یہ کہ کر آہل صاحب
سحرش بیگم کو کمرے میں لے گئے

تھوڑی دیر بعد مشعل بھی اپنے کمرے میں چلی گی
اور پوری رات مشعل نے یہ سوچ کر گزار دی پری کا کیا ہوگا کیونکہ سب جانتے تھے پریشے کتنی حساس دل تھی اور یہ سوچتے سوچتے مشعل کی کب آنکھ لگ گی اسے پتہ ہی نہیں چلا

سحرش بیگم نے پریشان ہوتے ہوئے آہل صاحب سے کہا
آہل اب کیا ہوگا میں عافیہ کو کیسے منع کرونگی میں پریشے کا سامنا کیسے کرونگی میرے بیٹے نے میرا مان ہی توڑ دیا اب میں عافیہ اور بھائی صاحب کو کیا منہ دکھاونگی
تبھی آہل صاحب بولے پریشان تو میں بھی

ہوں سحرش لیکن کیا کر سکتے ہیں کلچلیں
گے ابھی آپ سوجائیں کل کی کل
دیکھی جایگی

فرزام نے کمرے میں آکر لائبہ کو کالکی
تھوڑی ہی دیر میں لائبہ نے کال اٹھالی تھی
لائبہ تم مجھ سے شادی کرو گی فرزام کے
یوں اچانک کہنے پر
لائبہ تو فرزام کی بات پر حیران ہو گئی
کیونکہ لائبہ کو شروع سے ہی فرزام سے
شدید والیمحبت تھی وہ تو فرزام کو بتا کر
بے عزتی نا ہو جائے اسی لیے کبھی کہا نہیں
فرزام سے

فرزام نے لائبہ کا نام اسی لیے لیا تھا کیونکہ
لائبہ

کے ساتھ اتنے سال پڑھ کر فرزام کی لائبہ
سے اچھی خاصی انڈرسٹینڈنگ تھی اور
لائبہ اسے اچھی شریف لڑکی لگتی اسی لیے
لائبہ کا نام لینے میں اسے کوئی
برائی نظر نہیں آئی

تبھی فرزام نے لائبہ کا نام لے لیا تھالیکن
فرزام اس بات سے انجان تھا کہ
لائبہ اب بلکل بھی اچھی لڑکی نہیں رہی
گھنٹوں لڑکوں سے بات کرنا اور لڑکوں کے
ساتھ گھومنا اس سب کی لائبہ کو عادت ہو
چکی تھی

لائبہ اپنےوالد کی وفات کے بعد سے زیادہ
بگڑ گئی تھی

لائبہ اپنے والد غفور اور اپنیی والدہ شبانہ کی
اکلوتی بیٹی تھی اور لائبہ کا ایک بڑا بھائی
شہاب بھی ہےجو بس اپنے کام سے کام ہی
رکھتا ہے
جب تک غفور صاحب حیات تھے تب تک
لائبہ بھی ٹھیک تھی کیونکہ غفورصاحب
تھوڑے سخت مزاج تھے غفور صاحب کی
وفات کے بعد لائبہ کو آزادی مل گئی تھی
شبانہ بیگم بھی لائبہ کو کچھ نہیں کہتی تھیں
اور نہ ہی شہاب کو کچھ کہنے
دیتی تھی یہی وجہ تھی کہ لائبہ بگڑ گئی تھی

لائبہ نے اپنی حیرانی کو سائیڈ میں رکھتے
ہوئے فرزام سے کہا کب بھیج
رہے ہو انکل اور آنٹی کو فرزام نے لائبہ کے
اتنی جلدی مان جانے پر غور

نہیں کیا اور کہہ دیا کل شام کو لائبہ نے کہا
ٹھیک ہے اور کال کاٹ دی پھر
فرزام بھی سونے لیٹ گیا اور تھوڑی دیر بعد
نیند فرزام پر مہربان ہوگئی

صبح درانی ہاؤس میں خاموشی کا راج تھا
مشعل آہل صاحب اور سحرش بیگم ناشتہ کرر
ہے تھے اور تینوں کے ذہن میں ایک ہی بات
چل رہی تھی کہ حمدان صاحب کے گھر جاکر
کیا بات کر ینگے اتنے میں فرزام بھی ناشتہ
کی
ٹیبل پر آگیا تو سحرش بیگم نے چپ چاپ
فرزام کا ناشتہ فرزام کو دیا فرزام
نے سب کی خاموشی نوٹ کی لیکن کہا کچھ
نہیں

فرزام نے ناشتہ کرکے آہل

صاحب سے کہا بابا آج شام کو آپ لائبہ کے گھر چلے جائیگا

آہل صاحب نے ٹھیک ہے کہ دیا پھر فرزام چلا گیا

سحرش بیگم نے غصّہ سے کہا آہل آپ اس لڑکے کی بات کیوں مان رہے ہیں مجھے لائبہ نہیں پسند اورفرزام نے پتہ نہیں کیوں اس لڑکی کے لئے پریشے کو نہ کر دیا

سحرش اس سے کسی بھی بارے میں بات کرنے کا فایدہ تو ہے نہیں کریگا تو وہ اپنی مرضی ہی اگر دوسروں کا دل دکھا کر وہ خوش رہ سکتا ہے تو رہنے دو اسے خوش ہم پہلے پریشے کےگھر جاکر معذرت کرینگے پھر لائبہ کےگھر جائیں گے جس انداز سے

لائبہ کےگھر والوں نے ہاں کی ہے اسکا
مطلب ہے وہ لوگ اس رشتہ سے راضی ہینتو
نیکسٹ ویک چھوٹی سی منگنی کی تقریب
رکھ لینگے سحرش آپ جانتی ہیں میں
زبردستی کے رشتے بنانے کا قائل نہیں ہوں
اگر ہم زبردستی کرتے تو فرزام راضی تو ہو
جائیگا لیکن پریشے کو خوش نہیں رکھ
سکے گا کبھی اور میں اس بچی کے ساتھ
غلط ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تو کرنے دو
اسے اپنی من مانی یہ کہ کر اہل صاحب اپنے
کمرہ میں چلے گئے

مشعل نے روتے ہوئے کہاماما آپکو بھائی
سے پوچھ کر آنٹی سےبات کرنی چاہئیے تھی
ایک دفعہ تو پوچھ لیتی آپ انکی مرضی آپکی
جلد بازی کی وجہ سے دیکھیں کتنا غلط ہو
گیا یہ آپنے اچھا نہیں کیا ماما

مشعل میری بچی میں نے اسے کہا تھاکہ میں اسکے لئے لڑکی ڈھونڈ رہیہوں اسے کوئی مسلہ نہیں تھا مجھےکیا پتہ تھا وہ انکار کر دے گا اپنی بات مکمل کر کہ سحرش بیگم بھی رونے لگیتو مشعل نے انہیں چپ کروایا اور کہا ماما رؤیں مت پریشے کے گھر جانے کی تیاری کریں مجھے تو شرم آرہی ہے میں اسکے سامنے کیسے جاؤنگی پھر مشعل نے ٹائم دیکھتے ہوئے انہیں تیار ہونے کا کہا اور خود بھی تیار ہونے چلی گئی تھوڑی دیر بعد تینوں حمدان صاحب کے گھر جانے کے لئے نکل گئے

ارے بابا آپ ماما کو کہیں

نہ مجھےنہیں ڈانٹا کریں ہر وقت ڈانٹتی رہتی ہیں
پری نے اپنے بابا سے شکایت لگائی توحمدان صاحب نے اپنی بیگم کو کہا بھئ آپ ہماری بیٹی کو مت ڈانٹا کریں ہمیں نہیں پسند سمجھ رہی ہیں آپ حمدان صاحب نے مصنوعی غصہ سے کہا اور پری کو گلے لگا لیا عافیہ بیگم اندونوں کو دیکھ کر مسکرا کررہ گئی

تبھی دروازہ بجنے کی آواز آئی تو پریحمدان صاحب سے الگ ہو کر دروازہ کھولنے چلی گئی
دروازہ پر مشعل سحرش بیگم اورآہل صاحب کو دیکھا تو خوشی سےانہیں اندر لے آئی حمدان صاحب آہل صاحب کے گلے سحرش بیگمعافیہ بیگم سے ملی پریشے مشعل کولے کر اپنے کمرے میں جا چکی تھی

عافیہ بیگم کو ان سب کے یوں اچانک آنے پر عجیب سا احساس ہوا لیکن غلط فہمی سمجھ کر سحرش بیگم کے برابر میں جا کر بیٹھ گئی

مشعل کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ پریشے کو کیسے بتائے تو مشعل نے فیصلہ کیا کہ وہ خود یہ بات پریشے کو نہیں بتائےگی

پریشے میں تمہارا واشروم یوز کرلوں میں کار سے اتر رہی تھی تو میرا دوپٹہ زمین پر لگنے کی وجہ سے کیچڑ سے گندا ہو گیا میں دوپٹہ صاف کرلوں

پریشے نے کہا ارے مشی یہ بھی کوئی
پوچھنے کی بات ہے تم واشروم جاؤ دوپٹہ
صاف کر کے بیڈ پر بیٹھ جاؤ میں کھانے کے
لئے کچھ کے کر آتی ہوں

مشعل ٹھیک ہے کہ کر واشروم چلی گئی

اور پریشےکچن میں کچھ کھانے کے لئے
لینے چلی گئی تبھی پریشے کے کانوں میں
آوازیں پڑیں تو پری وہیں رک کر سن نے
لگی

ارے سحرش بتا کرآتی تو میں کچھ انتظام ہی
کر لیتی عافیہ بیگم نے مسکرا
کر کہا تو سحرش بیگم ان کے گلے لگ
کررونے لگیں

سحرش بیگم کے یو رونے پر عافیہ بیگم بوکھلا گئی سحرش بیگم روتے ہوئے عافیہ بیگم سے معافی مانگنے لگیں عافیہ مجھے معاف کردو مجھ سے غلطی ہو گئی

عافیہ بیگم کو ان کا معافی مانگنا اچھا نہیں لگ رہا تھا تو انہوں نے سحرش بیگم سے کہا کیا ہوا ہے سحرش معافی کیوں مانگ رہی ہو اور رو تو مت پہلے چپ ہوجاؤ پھر بتاؤ ہؤا کیا ہے

آہل صاحب نے سحرش بیگم کو روتے ہوئے دیکھ کر حمدان صاحب سے کہا
حمدان میرے بھائی ہم سے غلطی ہوگئی لیکن اس وجہ سے تم ہم سے تعلق ختم مت کرلینا ہم بہت شرمندہ ہیں

اب حمدان صاحب بھی پریشان ہو گئے تھے
تو انہوں نے کہاآہل بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے تم
اتنے پریشان کیوں ہو اور ہم تم سے تعلق
کیوں توڑیں گے

سحرش بیگم نے اپنے آنسوؤں کو پوچتے
ہوئے عافیہ بیگم کو کل کی ساری بات بتادی
اور کہا عافیہ معذرت کے ساتھ یہ رشتہ نہیں
ہو سکتا

یہ سن کر تو عافیہ بیگم اور حمدان صاحب
کے پاس الفاظ ہی ختم ہوگئے تھے کیونکہ
سحرش بیگم اور آہل صاحب بہت شرمندہ
تھے حمدان صاحب نے خود کو سنبھالتے
ہوئے کہا آہل تم ایک دفعہ فرزام سے پوچھ
لیتے اسکی مرضی جان کر ہی یہ بات آگے
بڑاتے

ہاں حمدان ہم خود شرمندہ ہیں ہمیں فرزام سے
پوچھ کر تمہیں کال کرنی چاہیے تھی لیکن
فرزام نے سحرش سے کہا تھا کہ اسے
سحرش کی پسند کی لڑکی سے شادی کرنے
پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جب سحرش
نے پریشے اور فرزام کے رشتے کی بات
فرزام سے کی تو اس نے فوراً منع کر دیا یہ
کہ کر کے اس نے کبھی پریشے کا اس نظر
سے نہیں دیکھا اسی لئے وہ پریشے بیٹی
سے شادی نہیں کرنا چاہتا

آہل صاحب کی بات پوری ہونے کے بعد
عافیہ بیگم نے خود کو سنبھالتے ہوئے
سحرش بیگم سےکہا سحرش بچوں کے نصیب
میں نہینتھا اور رہی بات ہمارے تعلقات کی

توان میں کوئی فرق نہیں آئیگا عافیہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

عافیہ بیگم نے کہہ تو دیا تھا یہ سب لیکن تھیں تو
وہ بھی ایک ماں ہی اور پھر اللّٰہ کی مرضی سمجھ کر صبر کرگئی

لیکن یہ بات سن کر دروازے پر کھڑی پریشے کے قدم زنجیر ہوگئے تھے پریشے کو لگا اسے کسی نے ساتھویںآسمان سے اٹھا کر زمین پر پھینک دیا ہو

گہری سوچ میں گم کھڑی پریشے کو دیکھ کر مشعل سمجھ گئی تھی کہ پریشے
سب سن چکی ہے مشعل شرمندگی کی وجہ سے سر جھکائے ہوئے پریشے سے کہنے

لگی پری میں بہت شرمندہ ہوں مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے تم سے بات کروں
پریشے نے مشعل کا ہاتھ پکڑ کر کہا

مشی اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں یار بس میرے نصیب میں ہی یہی لکھا تھا تم شرمندہ مت ہو تمہاری غلطی نہیں ہے یہ کہہ کر پریشے اپنے آنسوؤں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مشعل کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئ

حمدان صاحب نے سحرش بیگم اور آہل درانی سے کہا
آپ دونوں پریشان مت ہو بس بچوں کےنصیب میں نہیں تھا اور اس بات کی

وجہ سے ہم دونوں خاندان کے تعلق پر کوئی
اثر نہیں پڑے گا حمدان صاحب
کی بات سن آہل صاحب سحرش بیگم عافیہ
بیگم تینوں مسکرا دیے

اور سحرش بیگم کے منع کرنے کے باوجود
بھی عافیہ بیگم نے ٹیبل پرناشتہ کے لوازمات
لگا دیےچاۓ پیتے ہوئے حمدان صاحب نے
آہل صاحب سے پوچھا تو پھر منگنی کب کی
رکھ رہے ہو
آہل صاحب فرزام کی لائبہ سے رشتے والی
بات حمدان صاحب اور عافیہ بیگم کو پہلے
ہی بتا چکے تھے

آہل صاحب نے چائے پیتے ہوئے کہا حمدان
اگر لائبہکے گھر والے مان گئے تو نیکسٹ
ویکمنگنی رکھ لینگے

سحرش بیگم نے عافیہ بیگم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا عافیہ تم نے ہمیں معاف تو کردیا نہ

ہاں سحرش اور ویسے بھی جو چیز نصیب میں نہیں ہے اسکے لیے کیا لڑنا جھگڑنا عافیہ بیگم کو رشتہ ختم ہو نے کا سن کر عجیب تو لگا تھا لیکن وہ ایک صابرہ خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نیک دل کی بھی مالک ہیں سحرش بیگم کو روتے دیکھ کر اور شرمندہ دیکھ کر گلہ بھی نہ کرسکی اور سب اللّٰہ کی مرضی سمجھ کر خشدلی سے سحرش سے ملیں

تھوڑی دیر بعد آہل صاحب سحرش بیگم اور مشعل ان تینوں کو خدا حافظ کہہ

کر لائبہ کے گھر کی طرف
روانہ ہوگئے

ان سب کے جانے کے بعد پریشے اپنے بابا
کے گلے لگ کر کہنے لگی بابا پریشان مت
ہوں آپ اس میں اللّٰہ تعالٰی نے ہمارے لیے
بہتری لکھی ہوگی اور ویسے بھی اللّٰہ تعالٰی
جو بھیکرتا ہے اچھے کے لیے ہی تو کرتا
ہےاپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے پریشے
نے اپنے والد کو تسلی دی پریشے کی بات
سن کر
حمدان صاحب مسکرا دیے اور پریشے کے
سر پر پیار کر کہ کہنے لگے یہی بات تو ہم
اپنی بیٹی
سے کہنے والے تھے حمدان صاحبکی بات
سن کرعافیہ بیگم مسکرا دیپھر پریشے حمدان

صاحب سے الگ ہو کرظہر کی نماز ادا کرنے چلی گئی

نماز پڑھنے کے بعد پریشے نے جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو پریشے کا ضبط جواب دے گیا اور پریشے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اے اللہ میں نے تو فرزام کو کبھی اپنی دعاؤں میں بھی نہیں مانگا تھا فرزام میری وہ خواہش تھے جس خواہش کو میں نے کبھی اپنی زبان پر بھی آنے نہیں دیا لیکن پھر اچانک فرزام کا رشتہ میرے لئے آنا اور پھر منع ہو جانا میرے مالک میں اتنی مضبوط نہیں ہوں اس غم کو برداشت کروں تو مجھے ہمت دے مجھے صبر دے میرے مالک مجھے تجھ پر پورا بھروسہ ہے کہ اگر یہ رشتہ ختم ہوا ہے تو اس میں بھی تو نے

میرے لئے کوئی بہتری لکھی ہوگی لیکن میں
اپنے اس دل کا کیا کروں جو اتنی تکلیف میں
ہے اللّٰہ مجھے صبر دے مجھے صبر دے اللّٰہ
اور یہ کہ کر پریشے پھوٹ پھوٹ کر رونے
لگی اور دعا مانگنے کے بعد پریشے نے
جائے نماز طے کی اور تیار ہو کر باھر آگئی
پریشے کو تیار دیکھ کرعافیہ بیگم بولی کہا
جارہی ہو بیٹا

عافیہ بیگم کو رشتہ ختم ہونے کا دکھ ضرور
تھا لیکن اس بات کا سکون تھا کہ پریشے
فرزام کو پسند نہیں کرتی بس اپنے ماں باپ
کی خوشی کی خاطر فرزام کے رشتے کے
لئے ہاں کی تھی تو پریشے کو رشتہ ختم
ہونے سے فرق نہیں پڑا ہوگا

لیکن انہیں پریشے کی دل کی حالت کون بتاتا کے رشتہ ختم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بھی ٹوٹ گئی تھی وہ سوچوں میں گم تھیں تبھی پریشے کی آواز آئی ماما کہاں کھو گئیں

آپ میری بات سنیں نا عافیہ بیگم نے ساری سوچوں کو جھٹک کر پریشے سے کہا جی میری جان بولو کیا کہ رہی تھی آپ

تبھی پریشے نے کہا ماما میں کھلی فضا میں جانا چاہتی ہوں باہر جاؤنگی تو اچھا محسوس کرونگی

پری کی بات سن کرعافیہ بیگم نے پری کو جانے کی اجازت دی کیونکہ وہ بھی یہی چاہتی پری باہر جایے اور اچھا محسوس کرے پھر پری گھر سے نکل گئی

لائبہ کے گھر پہنچ کر سحرش بیگم نے رشتہ
کی بات کی تو لائبہ کی والدہ
شبانہ مان گئی اور منگنی بھی سنڈے کو رکھ
دی گئی رشتہ کی بات کر کہ سحرش بیگم
مشعل اور آہل صاحب خدا حافظ کہہ کر لائبہ
کے گھر سے باہر نکل گئے

آہل صاحب سحرش بیگم اور مشعل گھر
پہنچیں تو فرزام پہلے ہی گھر پر
موجود تھا سحرش بیگم فرزام کو دیکھ کر
اپنے کمرےمیں چلی گئی اور آہل صاحب
اپنے دوست کی طرف چلے گئے مشعل نے
فرزام کو سارا قصہ سنا دیا فرزام کو سکون
ہوا کہ پریشے کے گھر والوں نے کوئی سخت

ری ایکشن نہیں دیا تھا فرزام کو سب بتانے کے بعد مشعل اپنے کمرے میں آگئی

مشعل نے اپنے کمرے میں آکر فاریہ کو کال کی اور اسے بھی ساری بات بتائی فاریہ کو برا لگا تھا سن کر اور فاریہ کو تو فرزام پر غصّہ ہی آگیا تھا مشی تمہارا بھائی پاگل ہو گیا ہے ہماری اتنی پیاری پری کو چھوڑ کر اس کریکٹر لیس لائبہ سے شادی کرنا چاہتا ہے

یار فاریہ میں خود بھائی کے منع کرنے پر پریشان ہو گئی تھی انہوں نے ہماری پری کے ساتھ اچھا نہیں کیا لیکن مجھے اس بات کی زیادہ پریشانی ہے کہ وہ اس کریکٹر لیس لائبہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں اس کے سامنے تو لائبہ بہت اچھی بنی رہتی ہے لیکن

تمہیں پتہ تو ہے وہ کتنے لڑکوں سے باتیں کرتی ہے مجھے تو وہ لڑکی ایک آنکھ نہیں بھاتی
اور پری کتنی خوش تھی اس رشتے سے
جب میں نے پری کا چہرہ دیکھا تو مجھے اتنا افسوس ہوا جب وہ اپنے آنسوؤں پر کنٹرول کر رہی تھی میں نے اس سے کہا کہ میں شرمندہ ہوں تو اس نے اپنی پریشانی چھوڑ کر مجھ سے کہا کہ تم پریشان مت ہو مشی میرے نصیب میں ہی نہیں تھا

فاریہ پری اتنی اچھی ہے اس کا خود کا دل اتنا دکھا ہوا تھا لیکن پھر بھی اس نے میرے بارے میں سوچا کہ میں اتنی شرمندہ تھی اس نے مجھے حوصلہ دیا کہ تم پریشان مت ہو بس میرے نصیب میں ہی نہیں تھا

بھائی واقعی بہت بدنصیب ہیں کہ انہوں نے
پری جیسی لڑکی کو ٹھکرا کر لائبہ جیسی کو
چنا
مشی بھی فرزام پر بہت غصّہ تھی

مشعل اور فاریہ دونوں میں ہی اتنی ہمت
نہیں تھی کہ پری کو کال کرتیں
دونوں ہی چاہتی تھیں پری تھوڑا سا سنبھل
جائے پھر اسے بات کی جائے

فاریہ سے بات کرنے کے بعد مشعل نے
شہریار کو بھی سب بتادیا تھاشہریار کو سن
کر افسوس ہوا تھا
کیونکہ فرزام اور پریشے کی جوڑیسب کو
پسند آئی تھی تبھی شہریار نے کہا تمہارا
بھائی پاگل ہو گیا ہے مشی اتنی اچھی لڑکی

کو چھوڑ کر وہ اس لائبہ سے شادی کرنا
چاہتا ہے جس کے بارے میں ہم اس کو ہزار
بار سمجھا چکے ہیں کہ اس کا اتنے لوگوں
سے افئیر ہے لیکن وہ ماننے کو تیار ہی نہیں
ہوتا وہ یہی کہتا ہے کہ وہ میری بہت پرانی
دوست ہے اور وہ ایسا نہیں کر سکتی لیکن
فرزام سے مجھے اتنی بڑی بیوقوفی کی امید
نہیں تھی کہ وہ لائبہ سے شادی ہی کرنے بیٹھ
جائے گا شہریار بھی بہت غصے میں تھا
مشعل نے کہا مجھے بھی سمجھ نہیں ارہا
شہری کہ بھائی کو ہو کیا گیا ہے انہوں نے
پریشے کو چھوڑ کر لائبہ کے لئے کیوں ہاں
کی اور پریشے کے لئے صرف اس وجہ سے
نہ کہ دیا کیونکہ انہوں نے کبھی پریشی کو
اس نظر سے نہیں دیکھا تھا اور لائبہ کو اس
لیے ہاں کر دی کہ وہ بھائی کی دوست تھی
اور بھائی کے ساتھ لائبہ کی اچھی

انڈرسٹینڈنگ ہے تو لائبہ سے شادی کرلیں گے

بھائی نے اچھا نہیں کیا پری کے ساتھ میری دوست کا دل توڑ دیا مشعل کو پریشان دیکھ کر شہریار نے کہا اچھا مشی تم پریشان مت ہو اللّٰہ سب بہتر کرےگا تم کافی تھک گئی ہوگی آرام کرو مشعل شہریار کی بات سے متفق تھی۔ پریشے کے گھر پھر لائبہ کے گھر جا کر وہ تھک گئی تھی اسی لئے اللّٰہ حافظ کہہ کر آرام کرنے کے لئے لیٹ گئی تھی

تین بجے پری اپنے گھر سے نکلی تھی اپنا مائنڈ فریش کرنے کے لئے سمندر کی طرف چلی آئی تھی کیونکہ پری کو سمندر کو دیکھ کر سکون ملتا تھا سمندر کے کنارے بیٹھ

کر پری نے دل میں ہی اللّٰہ سے کہا یا اللّٰہ میں
نے ایسا کیا کیا تھا جو فرزام
نے مجھے ٹھکرادیا میرا خیال تک نہیں کیا
آنسوں سے بھری آنکھیں اٹھا کر
پری نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا یا اللّٰہ
میں نے فرزام کو کبھی اپنی دعاؤں میں نہیں
مانگا تھا لیکن فرزام کا میرے لیے رشتہ آنے
کے بعد مجھے فرزام سے اور محبت
ہونے لگی تھی وہ بھی یک طرفہ محبت اور
یہ کہہ کر پری پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
تھی اور روتے ہوئے
پریشے نے سوچا
ضروری نہیں کہ محبت دو طرفہ ہی ہو
یک طرفہ محبت بھی جان کا وبال ہوتی ہے
ازقلم خود🥀

سمندر پر بیٹھے ہوئے پری کو احساس ہی نہیں ہوا کہ کب سات بج گئے گھر پر کال کرنے کے لیے پری نے موبائل نکالا تو موبائل کی بیٹری لو تھی پھر پری نے موبائل واپس رکھ دیا اور مال کی طرف گاڑی بڑھادی کیونکہ پری نے سوچ لیا اب وہ اور نہیں روئے گی

دوسری طرف عافیہ بیگم پریشے کا انتظار کرکہ پریشان ہوچکی تھی کیونکہ پریشے فون بھی نہیں اٹھارہی تھی اب تو حمدان صاحب کو بھی پریشانی ہونے لگی تھی جوان اولاد تھی اور ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کہ پریشے کا موبائل بند ہو اور وہ اتنی دیر تک بنا بتائے باہر رہے

آج جو بھی ہوا اسکے بعد تو مجھے اکیلے
جانے ہی نہیں دینا چاہیے تھا پری کو عافیہ
بیگم نے روتے ہوئے
حمدان صاحب سے کہا تو حمدانصاحب نے
کہا آپ مشعل اور فاریہ کو کال
کرکر پوچھیں کہیں پری وہاں تو نہیں چلی
گئی
عافیہ بیگم نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے فاریہ
کو کال کی تواسے کچھ نہیں پتہ تھا پری کے
بارے میں اور یہ بات سن کر تو فاریہ بھی
پریشان ہوگئی تھی تین بجے سے نکلی
ہوئی تھی پریشے گھر سے اور اب آٹھ بج
چکے تھے فون بھی نہیں اٹھا رہی تھی وہ
کسی کا

اب عافیہ بیگم نے مشعل کو کال کی
اسلام عیکم آنٹی

وعلیکم اسلام بیٹا
عافیہ بیگم نے مشعل سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا بیٹا پری آپکی طرف آئی ہے کیا یا آپکی پری سے بات ہوئی ہے
مشعل نے حیران ہوتے ہوئے کہا نہیں آنٹی میری پریشے سے بات نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ ہمارے گھر آئی ہے
کیوں کیا ہوا ہے آپ پریشان لگ رہی ہیں
عافیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا ہاں بیٹا میں پریشان ہوں کیونکہ پریشے تین بجے گھر سے نکلی تھی ابھی تک نہیں آئی اور کال بھی نہیں اٹھارہی اب تو مشعل کو بھی پریشانی ہونے لگی تھی اس نے کہا آنٹی آپ رؤیں مت میں سب سے معلوم کرتی ہوں اور تھوڑی دیر میں آپکے گھر آتی ہوں عافیہ بیگم نے کہا ہاں بیٹا گھر آجاؤ اور سب سے

معلوم کرو پری کا میں بہت پریشان ہوں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے

مشعل نے کال کاٹ کر ہارون شہریار فاریہ سب کو فون کرکر پوچھا کسی کو بھی معلوم نہیں تھا پریشے کہاں ہےفاریہ تو پری کے گھر جا نہیں سکتی
تھی کیونکہ ہانیہ بیگم گھر پر نہیں تھیں ہارون اور شہریار بھی پریشے کو
ڈھونڈنے نکل گئے تھے

مشعل فوراً سحرش بیگم کے پاس آئی اور انہیں ساری بات بتائی اتنے میں فرزام اندر داخل ہوا تو سحرش بیگم نے پریشان ہوتے ہوئےفرزام سے کہا فرزام ہمیں پری کے گھر جانا ہے تمھارے پاپا گھر پر نہیں ہیں ورنہ ان کے ساتھ چلے جاتے ہم

فرزام نے کہا ریلیکس ماما کیا ہوا ہے اتنی
پریشان کیوں ہیں اور پریشے کے گھر کیوں
جانا ہے

مشعل نے فرزام سے کہا فرزام بھائی پری
تین بجے
گھر سے نکلی تھی اب ساڑھے آٹھ ہو رہے
ہیں اوپر سے وہ فون بھی نہیں
اٹھارہی کسی کا اب پریشان ہونے کی باری
فرزام کی تھی فرزام کو لگا فرزام کا دل کسی
نے
مٹھی میں لے لیا ہو اپنی خود کیکیفیت فرزام
نہیں جان پایا تھا اور فورن
سحرش بیگم اور مشعل کو لے کر پریشے
کے گھر کے لیے نکل گیا پورے راستے
فرزام کو یہی خیال آرہا تھا کہ

پریشے گئی تو کہاں گئی
تھوڑی دیر بعد وہ لوگ پریشے کے گھر پہنچ گئے

فرزام نے عافیہ بیگم سے پوچھا آنٹی پریشے آپ کو بتا کرگئی تھی کہ وہ کہاں جا رہی ہے

عافیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا نہیں فرزام پریشے نے صرف یہ بتایا تھا وہ باہر جا رہی ہے لیکن اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے

سحرش بیگم نے گھر سے نکلتے ہوئے آہل صاحب کو کال کر کے ساری بات بتا دی تھی اور پریشے کے گھر آنے کا کہ دیا تھا تھوڑی دیر بعد آہل صاحب بھی حمدان صاحب کے گھر آگئے تھے

پریشے نے کچھ دریسز لیے اور جیولری لے کر گھر کی طرف روانہ ہوگئی نو بج رہے تھے پرییشے نے سوچا کہ گھر والے پریشان ہو
رہے ہوں اسی لئے کہیں اور جانے کییجایے سیدھا گھر کے لیے نکل گئی

سحرش بیگم عافیہ بیگم کو سمجھا رہی تھی آجایگی بچی پریشان مت ہو حمدان صاحب نے بھی سب سے معلوم کر لیا تھا کسی کو کچھ نہیں پتہ تھا
پریشے کہاں ہے

مشعل اور فرزام کا بھی پریشانی سے برا حال ہورہا تھا اتنے دیر میں دروازہ بجا

مشعل نے بھاگ کر دروازہ کھولا سامنے
پریشے کو دیکھ کر مشعل کی جان میں جان
آئی آنٹی آگئی پریشے

پریشے نےمشعل کو یوں چلاتے ہوئے دیکھ
کر کہا مشی تم یہاں کیا کر رہی ہو اور ماما
کو کیوں چیخ کر بتا رہی ہو کہ میں
آگئی ہوں مشعل پریشے کا ہاتھ پکڑ کہ
پریشےکو اندر لے آئی پریشے کو دیکھ کر
سب نے سکون کا سانس لیا تبھی فرزام
پرییشے کی طرف بڑھا اور پوچھنے لگا
پریشے آپ کہاں گئی تھیں اور موبائل کیوں
بند جارہا تھا آپکا فرزام کو اور فرزام کی بات
کو اگنور کرکہ پریشے اپنے بابا کی طرف
آئی اور کہنے لگی بابا آپ اتنے پریشان
کیوں ہو گئے تھے حمدان صاحب نے پریشے
کو گلے لگاتے ہوئے کہا بیٹا آپ کہاں گئی

تھیں ہم پریشان ہو گئے تھے پریشے نے
حمدان صاحب سے الگ ہوتے ہوئے کہا بابا
میں پہلےسمندر کی طرف گئی تھی وہاں
مجھےٹائم کا اندازہ نہیں ہوا میں نے آپکو
کالکرنے کے لیے موبائل نکالا تو بیٹری
لو تھی پھر میں مال چلی گئی تھی وہاں سے
کچھ جیولری اور ڈریسسز لیے اور گھر آگئی
پھر حمدان صاحب نے پریشے کو دوبارہ گلے
لگا کر کہا بیٹا آپکی ماما اور میں بہت پریشان
ہو گئے تھے نیکسٹ ٹائم کہیں جائیں تو ہمیں
بتا کر جائیے گا آہل صاحب نے پریشے کے
سر پر ہاتھ رکھا تو پریشے مسکرادی اور
پھر پریشے نے اپنی ماما کو چپ کروایا اور
انکے گلے لگ کر کہا یار ماما اپ تو بلا وجہ
ہی پریشان ہو گئی مجھے سمندر پر لہروں کو
دیکھتے دیکھتے ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا میں
نے آپ کو کال کرنے کے لیے موبائل بیگ

سے نکالا تو چارجنگ نہ ہونے کی وجہ سےموبائل بند تھا تو میں نے سوچا میں شاپنگ کر لوں پھر چلی جاؤں گی لیکن مجھے کیا پتہ تھا آپ لوگ اتنا پریشان ہو جائیں گے اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں فوراً گھر آجاتی

پھر پریشے سحرش بیگم کے گلے لگی اور مشعل کو بھی ساتھ ہی گلے لگایا تو مشعل نم آنکھوں سےمسکرادی مشعل کے ساتھ فرزام کھڑا ہوا تھا پریشے نے فرزام کو دیکھ کر اپنا منہ دوسری طرف کرلیا

پھر پریشے نے سب سے کہا آپ لوگ بیٹھے میں بس تھوڑی دیر میں چائے بنا کے لا رہی ہوں پھر سب مزے سے چائے پییں گے یہ کہ کر پریشے مشعل کو چائےبنانے کی غرض

سے اپنے ساتھ کچن میںلے گئی اور پھر سب بڑے اپنی باتوں میں مصروف ہوگئے پری کا یوں فرزام کو اگنور کرنا کسی
نے نوٹ کیا ہو یا نہ کیا ہو لیکن فرزام نے دل سے محسوس کیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد سب سے اجازت لے کر فرزام گھر چلا گیا تھا

مشعل نے سب کو فون کرکے بتادیا تھا پریشے کے واپس آنے کا

تھوڑی دیر بعد پریشے نے سب کو چائے دی اور پھر آہل صاحب سحرش بیگم اور مشعلگھر واپس آگئے

حمدان صاحب اور

عافیہ بیگم بھی پریشے کو پیار کرکے
اپنےکمرے میں چلے گئے پریشے بھی
سونےکے لئے اپنے روم میں چلی گئی تھی
کیونکہ پریشے آج بہت تھک چکی تھی تو
جلدی سوگئی تھی

اہل صاحب سحرش بیگم اور فرزام بھی گھر
آکر سوگئے تھےمشعل نے فاریہ کو کال کی
اور دونوں نے کل پری کے گھر جاکر اسے
پیٹنے کا پلان بنایا تھا اور پھر وہ دونوں بھی
ایک دوسرے کو خدا حافظ
کہہ کر سونے لیٹ گئیں تھیں

مسلسل دروازہ بجنے کی آواز پر پریشے نے
دروازہ کھولا تو سامنےمشعل اور فاریہ کھڑی
پریشے کو

گھور رہی تھی اتنی دیر سے دروازہ بجا رہے ہیں ہم کیا نشہ کرکے سوئیتھی رات کو فاریہ نے تپ کر کہا تو پریشے نے گھڑی کی طرف دیکھا جوصبح کے گیارہ بجا رہی تھی پریشے نے فاریہ کو تھپڑ مار کر دونوں کو اندر بلایا اور کہا مرو اندر دونوں ایک تو اتنی صبح صبح آگئی ہو دونوں اب صبر کرو میں فریش ہو کر آتی ہوں پھر باتیں کرتے ہیں یہ کہ کر پریشے فریش ہونے چلی گئی فاریہ نے منہ بناتے ہوئے مشعل سے کہا مشی محترمہ کا غصہ تو دیکھو جیسے ہم نے صبح سات بجے اکر محترمہ کو اٹھا دیا ہو ایک تو انہوں نے کل شام میں غائب ہو کر ہمیں اتنا پریشان کیا ہم پوری رات پریشان رہے اور اب دیکھو محترمہ ہمیں ہی باتیں سنا رہی ہیں

مشعل نے کہا یار فاریہ تم تو بالکل چھوٹے
بچے کی طرح روٹھ کر بیٹھ جاتی ہو ابھی
آنے دو پریشے کو میں اس کے کان کھینچتی
ہوں کہ اس نے تمہیں ڈانٹا کیوں ٹھیک ہے اب
خوش فاریہ ہنستے ہوئے کہتی ہے ہاں ٹھیک
ہے میں اب خوش ہوں

فاریہ اور مشعل نے صبح ہی پلان بنایا تھا
پریشے کے گھر جانے کا اور عافیہ
بیگم کو کال کرکے پوچھا آنٹی ہم آپ کے گھر
آجائیں تو عافیہ بیگم نے کہا بیٹا آپ دونوں
کااپنا ہی گھر ہے جب دل چاہے آؤ آپ
دونوں کو اجازت کی کیا ضرورت ہے اور
آپ دونوں جلدی آنا کیونکہ شام میں پریشے
اپنےماموں کے گھر چلی جائیگی رکنے

تو دونوں نے عافیہ سے کہا جی ٹھیک ہے آنٹی ہم تھوڑی دیر میں آرہے ہیں
اور پھر دونوں تھوڑی دیر میں پریشے کے گھر آگئی

پریشے فریش ہوکر باہر نکلی تو دونوں مزے سے چاکلیٹ کھانے میں مصروف تھیں بیٹا جی اتنی صبح آنے کا کیا تک
پریشے نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر لڑاکا عورتوں کی طرح فاریہ اور مشعل سے پوچھا
تبھی فاریہ بولی
بھئی ہم نے سنا تھا تم شام میں تم اپنے مامو کی طرف دفعہ ہورہی ہو تھوڑے دن کے لیے تو میں نے اور مشعل نےسوچا تھوڑا وقت تمہارے ساتھ گزارلیں اسی لئے آگئے

اور ہاں کل کی تمہاری حرکت پر بہت غصہ ہیں ہم دونوں

یار مشعل فاریہ یقین کرو تھوڑی دیرکے لیے ہی گئی تھی میں بس لیکن وہاں جاکر ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا تو مشعل نے کہا اچھا ٹھیک ہے پریشے تم پریشان مت ہو
اور فاریہ تم بھی اس سے سوال کرنابند کرو مشعل نے فاریہ کو ڈانٹا تو فاریہ اچھے بچوں کی طرح چپ ہو کر بیٹھ گئی پھر تینوں مل کر ہنس دیں تبھی عافیہ بیگم تینوں کے لیے ناشتہ لائیں تینوں نے
مل کر ناشتہ کیا
اسکے بعد دونوں نے مل کر پریشےکے ساتھ سامان پیک کروایا اور دونوں

اپنے گھر چلی گیں اور تھوڑی دیر بعد
پریشے کے ماموں آکر پریشے کو اپنے گھر
لے گئے تھے
اگلے دن پریشے اپنے کزنز کےساتھ گھومنے
نکل گئی مشعل اورسحرش بیگم منگنی کی
تیاریوں میں مصروف ہوگئی

کیونکہ منگنی کی تقریب آہل ہاؤس کی چھت
پر رکھی گئی تھی لائبہ کے گھر والوں اور
لائبہ کو بھی وہیں آنا تھا

دونوں فیملیز نے صرف خاص مہمانوں کو
ہی انوائٹ کیا تھا
سحرش بیگم حمدان صاحب اور عافیہ بیگم
کو انوائٹ کرنے میں پریشان ہو رہی تھی
کیونکہ فرزام کے پریشے کو نہ کرنے کے
بعد حمدان صاحب اور عافیہ بیگم کو فرزام

کی منگنی کا انویٹیشن دینے میں سحرش بیگم
کو شرم آرہی تھی لیکن آہل صاحب نے ان
سے کہا حمدان میرا بہت اچھا دوست ہے ہم
حمدان کی فیملی کو انوائٹ نہیں کریں گے تو
غلط بات ہو جائے گی آپ انہیں کال کر دیں
وہ آئیں یا نہ آئیں وہ ان کی مرضی لیکن انہیں
انوائٹ کرنا ہمارا فرض ہے

پھر سحرش بیگم نے ہانیہ بیگم اور عافیہ
بیگم کو منگنی کا انویٹیشن دینے کے لئے
کال کی تو دونوں نے ہی خوشی خوشی
انویٹیشن قبول کرلیا

دنو کا پتہ ہی نہیں چلا منگنی کی شاپنگ بھی
پوری ہوچکی تھی اور
پریشے بھی اپنے مامو کے گھر سے واپس
آچکی تھی

آج فرزام اور لائبہ کی منگنی کی تقریب تھی
لائبہ بھی پارلر سے تیار ہو کر
اپنی امی اور بھائی کے ساتھ آگئی تھی

منگنی کی تقریب شروع ہوچکی تھی فاریہ
ہارون شہریار کی فیملی بھی پہنچ چکی تھی
سوائے پریشے کی فیملی کے
چونکہ لائبہ کو فرزام اور پریشے کے رشتہ
والی بات پتہ چل چکی تھی تو لائبہ نے
پریشے کا پوچھا نہیں لائبہ کو پریشے شروع
سے ہی پسند نہیں تھی

ماما کتنا ٹائم لگاینگی

پریشے نے گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا
تھوڑی دیر میں دونوں میاں بیوی باہر آئے
حمدانصاحب نے آکر پریشے کا ماتھا چوما
جس پر پریشے مسکرادی پھر حمدان صاحب
نے پریشے سے کہا پری بیٹا
اگر آپ نہیں جانا چاہتی تو مت جایں
کوئی زبردستی نہیں ہے ہم دونوں بھی صرف
آپ ہی کیے کہنے پر جا رہے ہیں ورنہ ہمارا
جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اگر آپ کا وہاں
جانے کا دل نہیں چاہ رہا تو مت جائیں

تبھی پریشے نے کہا بابا اچھی بات تھوڑی
ہے ہمیں اتنے پیار سے ان لوگوں نے انوائٹ
کیا اور مشی تو میری بہت اچھی دوست ہے
تو میں اس کے گھر کیوں نہ جاؤں اگر ہم
نہیں گئے تو انکل آنٹی کو کتنا برا لگے گا

حمدان صاحب نے پریشے سے کہا بیٹا آپ کو کسی کے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کس کو اچھا لگتا ہے یا کس کو برا اگر آپ کا دل نہیں ہے تو آپ مت جائیں ہم بھی صرف آپ کے کہنے پر تیار ہوئے ہیں اور وہاں جا رہے ہیں آپ منع کر دیں گی تو ہم بھی نہیں جائیں گے

بابا ہم وہاں جاینگے میرا رشتہ وہاں نہیں ہوا تو ہم اپنے اتنے پرانے تعلقات تو خراب نہیں کرسکتے اور آپ ہی تو کہتے ہیں ہر کام میں اللّٰہ تعالی کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے اگر میرا وہاں رشتہ نہیں ہوا تو اس میں بھی تو اللّٰہ کی کوئی بہتری ہوگی آپ کیوں اس بارے میں اتنا سوچ رہے ہیں میں تو نہیں

سوچ رہی اس بارے میں کچھ بھی میں تو سب بھول گئی
خوشی خوشی چلتے ہے وہاں پر کیوں سوچ رہے ہیں پرانی باتیں اور بابا آپ اپنی بیٹی کو کمزور بنانا چاہتے ہیں لوگ کیا سوچیں گے پریشے کتنی کمزور ہے وہ اتنی سی چیز برداشت نہیں کر سکی ویسے بھی بابا پرانی باتیں بھول جائیں سمجھیں ایسا کچھ ہوا ہی نہیں تھا فرزام کا رشتہ میرے لیے آیا ہی نہیں تھا

بس بابا اب میں اور کوئی بحث نہیں سننا چاہتی بس ہم لوگ جا رہے ہیں آپ لوگ ریڈی ہیں بس نکلتے ہیں ویسے بھی بہت دیر ہو گئی ہے ہمیں جلدی جانا تھا لیکن آپ دونوں کی باتوں کی وجہ سے ہم اتنا لیٹ ہو گئے پریشے کی بات سن کر دونوں میاں بیوی

مسکرا دیے دونوں کو یقین ہی نہیں آرہا تھا
کہ ان کی پریشے اتنی بڑی ہو گئی ہے
حمدان صاحب نے مسکراتے ہوئے عافیہ بیگم
سے کہا عافیہ میں کہتا تھا نا کہ ہماری
پریشے کتنی عقلمند ہے دیکھیں کتنی پیاری
پیاری باتیں کرتی ہیں ہماری بیٹی تو عافیہ
بیگم کہنے لگی ہاں حمدان آپ بالکل ٹھیک
کہہ رہے ہیں ہماری بیٹی بڑی ہو گئی ہے
پری بیٹا آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہم اپنے
پرانے تعلقات تو خراب نہیں کر سکتے پھر
حمدان صاحب نے ان دونوں سے کہا چلیں
ٹھیک ہے میں گاڑی نکال رہا ہوں آپ لوگ
نیچے آجائیں پھر چلتے ہیں اور یہ کہہ کر
حمدان صاحب نیچے اتر گئے پریشے اور
عافیہ بیگم بھی ان کے پیچھے چل دی پھر وہ
تینوں منگنی کے فنکشن پر جانے کے لیے
نکل گئے

یار مشی مجھے نہیں لگتا پری آئیگی فاریہ
نے مشعل کے کان میں سرگوشی
کی مشعل فاریہ کو کوئی جواب دیتی اتنے
میں
پریشے اپنی فیملی کے ساتھ آچکی تھیفاریہ
اور مشعل پریشے کو دیکھ کر
مسکرادیں اور دونوں پریشے کے پاس چلی
گئیں

عافیہ بیگم سحرش بیگم سے ملنے لگی حمدان
صاحب آہل صاحب کی طرفبڑھ گئے

پری اتنی دیر لگادی تم نے آنے مینفاریہ نے
منہ بناتے ہوئے کہا تو مشعل اور پریشے
فاریہ کو دیکھ کر ہنس دیں

ارے فاریہ ماما کی وجہ سے دیر ہوگئی تھی
اب تو
آگئی ہوں نہ خوش ہو جاؤ

تبھی سٹیج پر سے لائبہ نے پریشے کو آواز
لگائی ارے پریشے رسم تو کرلو سب نے
کرلی صرف تم باقی ہو آؤ تم بھی کرلو

لائبہ کی بات پر فرزام نے لائبہ کو گھورا
مشعل کو بھی لائبہ کی بات بری
لگی تھی فاریہ کا تو دل کر رہا تھا لائبہ کا
گلہ ہی دبادے تبھی پریشے نے کہا ہاں ہاں
کیوں نہیں بھئی میں کیوں رسم نہیں کروں گی
ابھی آتی ہوں صبر کرو اور پھر پریشے
لائبہ کے برابر میں بیٹھ کر لائبہ کو مٹھائی
کھلانے لگی لائبہ

کو حیرت ہوئی کہ بنا کچھ کہے پریشے مان
گئی
حیرانی تو فرزام کو بھی ہوئی تھی کہ فرزام
کے رشتہ منع کرنے کے بعد بھی پریشے
خوشی خوشی اس کی انگیجمنٹ میں آئی اور
لائبہ کے کہنے پر آکر رسم بھی کر دی

پریشے رسم کرکے مشعل اور فاریہ کی
طرف چلی گئی اور باتوں میں مصروف
ہوگئیتھوڑی دیر بعد کھانا لگ گیا تھا پریشے
نے بڑی مشکل سے کھانا کھایا پریشےآتوگئی
تھی لیکن اب یہاں رہنا مشکل
لگ رہا تھا فرزام کا لائبہ سے ہنس ہنس کر
باتیں کرنا اور فرزام کو لائبہ کے ساتھ اتنا
خوش دیکھنا پریشے سے یہ سب دیکھا نہیں
جا رہا تھا لیکن دل پہ پتھر رکھ کے پریشے
وہاں بیٹھی رہی کیونکہ اس نے خود سے یہ

وعدہ کیا تھا کہ وہ اب نہیں ٹوٹے گی وہ خود کو ٹوٹنے نہیں دے گی وہ خوشی خوشی فرزام کے سامنے جائیگی وہ فرزام کو کبھی محسوس نہیں ہونے دے گی کہ رشتہ کا منع کر کے فرزام نے پریشے کو پورے طریقے سے توڑ دیا ہے

لیکن پریشے سے مزید وہاں بیٹھا نہیں گیا تو وہ عافیہ بیگم کے پاس آئی اور ان سے چلنے کا کہا عافیہ بیگم نے کہا ٹھیک ہے بیٹا چلتے ہیں میں آپ کے بابا کو بلا کر لاتی ہوں پھر ہم لوگ گھر چلتے ہیں عافیہ بیگم یہ کہ کر حمدان صاحب کو بلانے چلے گئی تھوڑی دیر میں حمدان صاحب عافیہ بیگم کے ساتھ پریشے کے پاس آگئے

اس کے بعد عافیہ بیگم اور پریشے سحرش بیگم کے پاس آئی پھر عافیہ بیگم نے سحرش بیگم سے کہا چلیں سحرش اب ہم گھر چلتے ہیں تو سحرش بیگم نے عافیہ بیگم سے کہا جی جی ٹھیک ہے عافیہ دھیان سے جائیے گا اور پھر انہوں نے پریشے کو گلے لگایا پریشے اور عافیہ بیگم سحرش بیگم کو خدا حافظ کرکے کار کی طرف آیئں اور پھر تینوں گھر واپسآگئے

منگنی کی تقریب ختم ہوچکی تھی سب اپنے گھر جاچکے تھے آہل ہاؤس میں بھی سب اپنے کمرے میں جا کر سوگئے تھے سوائے فرزام کے

آدھی رات کو سب نیند کے مزے لےرہے
تھے سوائے ایک وجود کے جو اپنے کمرے
میں بیٹھ کر سسک رہا تھا
اور وہ وجود کسی اور کا نہیں بلکہ پریشے
حمدان قریشی کا تھا یا اللّٰہ میں منگنی میں
چلی تو گئی تھی لیکن فرزام اور لائبہ کو ساتھ
نہیں دیکھ
پائی مجھے اتنی ہمت دے میرے مالک میں ان
دونوں کو ساتھ دیکھ سکوں اللّٰہ تعالی میں ٹوٹنا
نہیں چاہتی پر میں ٹوٹ رہی ہوں مجھے ہمت
دے صبر دے میں سب کے سامنے خوش
ہونے کا دکھاوا کر کے تھک گئی ہوں اللّٰہ
تعالی میں نہیں چاہتی کوئی میرے دل کا حال
جانے میں کس درد سے گزر رہی ہوں لیکن
یا اللّٰہ میں یہ دکھاوا کر کر کے تھک گئی
ہوں سب کو لگتا ہے کہ مجھے کوئی فرق
نہیں پڑا فرزام کے رشتے کہ منع کرنے سے

فرزام کی منگنی سے پر میرے مالک تو تو جانتا ہے نا کہ میں کتنی پریشان ہوں میں کتنی ٹوٹ چکی ہوں میرے مالک مجھے پھر سے جوڑ دے میرے دل سے فرزام کی محبت نکال دے یا اللّٰہ میں فرزام اور لائبہ کو دیکھ کر خوش ہو سکوں میں ان سے جلن حسد نہ کروں یا اللّٰہ مجھے کمزور مت ہونے دے میرے دل سے فرزام کی محبت نکال دے اللّٰہ میں بہت تھک گئی ہوں مجھے ہمت دے مجھے صبر دے میرے ساتھ مزید کچھ برا مت ہونے دینا اللّٰہ پریشے نے نم آنکھوں سے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھوڑی دیر بعد روتے روتے وہیں سوگئی

کپڑے چینج کرنے کے بعد فرزام سونے کے لئے بیڈ پر آکر لیٹ گیا اور سوچنے لگا یہ میرے ذہن میں پریشے کا خیال بار بار کیوں

آرہا ہے منگنی میں بار بار میری نگاہیں
پریشی کی طرف کیوں اٹھ رہیں تھیں

میں لائبہ کے ساتھ خوش کیوں نہیں ہو پا
رہا جب کہ لائبہ سے میں نے اپنی مرضی
سے یہ رشتہ کیا تھا لیکن آج پریشے کو دیکھ
کر میرا کیوں بار بار پریشے کی طرف
دیکھنے کا دل چاہ رہا تھا
فرزام کی سوچیں فرزام کو پاگل کر رہیں تھیں

پریشے کے لیے میں نے خود منع کیا تھا نا
اب کیوں پریشے کو دیکھ کر میرا دل عجیب
طریقے سے دھڑک رہا ہے کیوں میرا دل کر
رہا تھا آج میں صرف پریشے کو دیکھوں
کیوں میرے دل نے یہ چاہت کی کہ لائبہ کی
جگہ پریشے میرے برابر میں ہوتی

پریشے نے آج بھی مجھے اگنور کیا وہ میری
طرف دیکھتی بھی نہیں لیکن پریشے کا
مجھے اگنور کرنا میری طرف نہ دیکھنا
مجھے کیوں اتنا برا لگ رہا ہے مجھ سے
کیوں یہ سب برداشت نہیں ہو رہا

پریشے کی باتیں سوچتے سوچتے فرزام کی
آنکھ لگ گئی تھی

ماما میں مشعل کے گھر جا رہی ہوں پریشے
نے ناشتہ کرتے ہوئے اپنی ماما
سے کہا تو عافیہ بیگم نے جانے کیاجازت دے
دی تھی کیونکہ تھوڑے دن
بعد مشعل کا نکاح تھا اور ان تینوں کی
تیاریاں مکمل نہیں ہوئی تھی

مشعل اب چلیں بھی اتنی دیر ہو گئی ہے
پریشے نے جھنجھلاتے ہوئے مشعل سے کہا
تھوڑی دیر پہلے ہی فاریہ اور پریشے مشعل کے گھر آئی تھی
نکاح میں تھوڑے دن رہ گئے تھے تیاریاں مکمل ہوگئی تھی بس فاریہ اور پریشے کو ڈریس لینا تھا نکاح کا مشعل کو بھی کچھ سامان لینا تھا تو تینوں مالچلی گئی تھی
پریشے اور فاریہ نے ایک جیسا گولڈن کلر کا شرارا لیا تھا اور باقی ساری چیزیں بھی ایک جیسی ہی لی تھیں مشعل کے نکاح میں پہننے کے لیے

شاپنگ کرکے تینوں اپنے گھر واپس آچکی تھی

ایک دن ہی رہ گیا تھا

نکاح میں تو مشعل نے گھر پر ڈھولکی رکھی تھی جس میں لائبہ پریشے فاریہ اور کچھ دوستوں کو دعوت دی تھی مشعل نے

آج مشعل کی ڈھولکی تھی اور سب آچکے تھے سوائے پریشے کے ہارون فاریہ کو چھوڑنے آیا تھا تو
مشعل نے اسے روک لیا تھا کیونکہ فرزام گھر پر تھا تو ہارون بھی تھوڑی دیر رکنے کے لیے مان گیا اور لڑکیاں گانا گانے میں مصروف ہوگئیفرزام سیڑھیوں سے اتر رہا تھا تبھی فرزام کی نظر دروازے سے داخل ہوتی ہوئی پریشے پر پڑی پریشے مہرون کلرکی پیروں تک آتی فروک پہنے
ہوئے اپنے کالے گھنے کمر تک آتے ہوئے بالوں کو کھولے ہوئے لائٹ میک اپ کیئے ہوئے بہت حسین لگ رہی تھی فرزام کی تو

پریشے پر سے نظریں ہینہیں ہٹاپارہا تھا ہوش
تو تب آیا جب لائبہ کو پریشے کے پاس جاتے
ہوئے دیکھا

ارے پریشے اتنا تیار ہوکر آنے کی کیا
ضرورت تھی آج نکاح تھوڑی تھا مشعل کا
لائبہ نے مسکراتے ہوئے پریشے پر طنز کیا
جسے پریشے اگنور کر گئی لیکنفاریہ نے
لائبہ کو پریشے کی طرفآتے ہوئے دیکھ لیا
تھا تو وہ بھی وہیں چلی آئی تھی لائبہ کی بات
پر فاریہ کا خون کھول اٹھا تھا تبھی فاریہ نے
اپنے غصہ پر قابو پاتے ہوئے لائبہ سے کہا
لائبہ تم سے تو بہت ہی اچھی لگ رہی ہے
ہماری پری تم جو ساڑھی پہن کر آئی ہو اور
اتنا مک اپ تھوپ کر آئی ہو اس بارے میں
کیا خیال ہے ویسے بھی آج ڈھولکی تھی

مشعل کا ولیمہ تھوڑی تھا جو تم اتنا تیار ہو کر آگئیں فاریہ نے مسکرا کر
لائبہ پرطنز کیا فاریہ کی بات پر پریشے اپنی مسکراہٹ چھپانے لگی

فاریہ کی بات سن کر اس
سے پہلے لائبہ کچھ کہتی فرزام وہاں آیا اور فاریہ سے کہا فاریہ تم اتنے غصّہ میں کیوں لگ رہی ہو فاریہ نے تھوڑی دیر پہلے جو بات ہوئی تھی وہ فرزام کو بتا دی اور زور سے کہا فرزام تم اپنی منگیتر کو سمجھا لو اس کا اور پریشے کا آپس میں ایسا کوئی تعلق نہیں کہ یہ پریشے سے فری ہو کر اس سے مذاق کرے تو آئندہ کے بعد یہ ہماری پری کو تنگ نہ کرے اور جو اس نے ابھی بنا بات کے پریشے کو طنز مارا ہے

تو یہ اپنی طنز مارنے کی عادت اپنے حد تک رکھے یہی اس کے لیے بہتر ہوگا آج تو میں نے برداشت کر لیا ہے آئندہ میں برداشت نہیں کروں گی

فاریہ کی بات سن کر فرزام کو لائبہ پر غصّہ آنے لگا فرزام نے لائبہ کو ڈانٹتے ہوئےکہا لائبہ فاریہ کیا کہ رہی ہے تم نے پریشے سے کیا بدتمیزی کی ہے پریشے سے سوری کرو اور آئندہ کے بعد میں تمہیں پریشے سے بدتمیزی کرتے ہوئے کبھی نہ دیکھوں فرزام کو لائبہ کو ڈانٹتے دیکھ پریشے فاریہ تو شوکڈ ہی ہو گئی تھی لیکن فاریہ کے دل میں تو لڈو پھوٹ رہے تھے لائبہ کی اتنی اچھی خاصی بے عزتی دیکھ کر

فرزام کو خود سمجھ نہیں آئی تھی کہ لائبہ کا پریشے سے بدتمیزی کرنا اسے اتنا برا کیوں لگا

اتنی بری ڈانٹ کھا کر تو لائبہ بھی شاکڈ ہو گئی تھی تبھی لائبہ فوراً شریف بنتے ہوئے بولی فرزام میں تو مذاق کر رہی تھی پریشے کے ساتھ لیکن مجھے کیا پتا تھا میرا مذاق فاریہ اور پریشے کو اتنا برا لگ جائے گا اگر تم کہتے ہو تو میں پریشے سے سوری کر لیتی ہوں

پھر لائبہ پریشے کی طرف مڑی اور کہا پریشے میں صرف تم سے مذاق کر رہی تھی اگر تمہیں برا لگا ہو تو میں دل سے سوری کرتی ہوں یار برا مت ماننا میری بات کا میں تو جسٹ مذاق کر رہی تھی تم سے اگر تمھیں

میرامذاق کرنا پسند نہیں آیا تو آئندہ سے میں تم سے مذاق نہیں کروں گی

لائبہ کے سوری کرنے کے بعد پریشے فوراً بولی ارے نہیں نہیں لائبہ مجھے تمہارا مذاق کرنا برا نہیں لگا تھا فاریہ تو فوراً ہی ہائپر ہو جاتی ہے تم سوری مت کرو اور ویسے بھی مذاق تو چلتا ہی رہتا ہے ایک دوسرے کے ساتھ

پریشے کی بات سننے کے بعد فرزام لائبہ کو وہاں سے لے گیا

فرزام اور لائبہ کے جانے کے بعد فاریہ غصے سے پریشے کی طرف مڑی اور اسے کہنے لگی پری یہ کیا حرکت تھی اس نے تم سے اتنی بدتمیزی کی ایک تو تم نے خود کچھ

نہیں کہا   اور میں نے کہا تو تم نے کہہ دیا کہ میں ہائپر ہو جاتی ہوں یہ کیا بات ہوئی بھئی

یار فاریہ آج ہماری دوست کی ڈھولکی ہے میں نہیں چاہتی تھی کہ ہماری دوست کا ایونٹ خراب ہو اس لیے میں نے اس کی بات کو اگنور کیا اور جواب نہیں دیا

فاریہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی پریشے نے کہہ دیا چلو یار بھول جاؤ ان سے باتوں کو مشعل کے پاس چلو ہم نے گانے بھی گانے ہیں

پھر مشعل پریشے فاریہ نے مل کر سب کے ساتھ گانے گائے فرزام سے اپنی اتنی بے عزتی ہونے کے بعد لائبہ سر درد کا بہانہ بنا

کر فوراً ہی گھر چلی گئی تھی لائبہ کے
جانے کے بعد تو ماحول اور بھی اچھا ہو گیا
تھا سب نے مل کر گانے گائے باتیں کی پھر
فاریہ نے شہریار کا نام لے کر مشعل کو
چھیڑنا شروع کر دیا مشعل نے منہ بناتے
ہوئے کہا یار پری اس کو سمجھا لو یہ میرے
ہاتھوں سے پٹ جائے گی پریشے بھی ان
دونوں کو دیکھ کر ہنس رہی تھی مشعل کی
بات سننے کے بعد پریشے نے کہا یار مشعل
اتنا تو فاریہ کا حق بنتا ہے کل تمہارا نکاح
ہے تھوڑا تنگ کر رہی ہے تو برداشت کر لو
دوست ہے اپنی اور جب فاریہ کی شادی کے
دن آئیں گے تو تم اپنا بدلہ پورا کر لینا پریشے
کی بات سن کر تو مشعل کو ہنسی کا دورہ ہی
پڑ گیا تھا مشعل منہ پہ ہاتھ رکھ کے ہنسی جا
رہی تھی
ہنسی جا رہی تھی

مشعل کو ہسنتا ہوا دیکھ کر فاریہ کو غصہ آگیا اور وہ کہنے لگی جاؤ دفع ہو جاؤ مجھے تم دونوں سے بات نہیں کرنی مجھے میں گھر جا رہی ہوں

فاریہ مشعل اور پریشے پہ غصہ کر ہی رہی تھی اتنے میں ہارون اور فرزام سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آرہے تھے ہارون نے فاریہ کو غصے میں دیکھ کر کہا

بیگم آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں وجہ بتائیں گی

ہارون اور فرزام بھی ان تینوں کے پاس ہی آگئے تھے

تبھی پریشے بولی ہارون تم اپنی بیوی کو سنبھالو پہلے خود دوسروں کو تنگ کرتی ہے اور جب دوسرے کچھ کہہ دیں تو محترمہ کا منہ بن جاتا ہے

سبھی پریشے کی بات سن کر ہنسنے لگتے اور پھر ہارون کہتا ہے نہیں بھئی پریشے مجھے معاف کرو میں اتنی بڑی غلطی نہیں کر سکتا کہ اپنی بیگم کو غلط کہہ دوں

کیوں پٹوانا چاہتی ہو اپنے معصوم بھائی کو

فاریہ ہارون کو کچھ کہنے لگتی اس سے پہلے ہارون نے اسے فورا ہگ کر لیتا ہے اور کہتا ہے بیگم مذاق چل رہا ہے آپ کیوں اتنا سیریس ہو جاتی ہیں

ہارون کے فاریہ کو ہگ کرنے پر پریشے اور مشعل ہوٹنگ کرنے لگتی ہیں پھر مشعل ہنستے ہوئے فاریہ سے کہتی ہے بات سنو تم مجھے چھیڑ رہی تھی اب بتاؤ میں تمہیں تنگ کروں

مشعل کی بات سن کر فاریہ شرماتے ہوئے ہارون سے الگ ہوتی ہے اور کہتی ہے اچھا بس بس کوئی کسی کو تنگ نہیں کر رہا ویسے بھی دیر ہو رہی ہے سب کو گھر جانا چاہیے

فاریہ کی بات پر پریشے مسکرا کر بولی واہ بھئی فاریہ جب تم مشعل کو تنگ کر رہی تھی تب تو کوئی مسئلہ نہیں تھا اب جیسے ہی تمہاری باری آئی تو فوراً گھر جانا ہے

خیر میشل ویسے فاریہ کہ تو ٹھیک رہی ہے رات بہت ہو گئی ہے گھر جانا چاہیے کیونکہ صبح جلدی اٹھنا ہے تمہیں پالر کے لیے لینے بھی آنا ہے تو اس لیے ابھی سو گھر جا کر جاتے ہیں صبح ملتے ہیں پھر ہارون فاریہ اور پریشے نے مشعل کو اور اس کے گھر والوں کو اللّٰہ حافظ کہا

اور تھوڑی دیر بعد سب اپنے اپنے گھر کے لیے نکل گئے

آج شہریار اور مشعل کے نکاح کا دن ہے تو سب صبح ہی اپنے کاموں میں لگ گئے تھے فاریہ اور پریشے مشعل کو لے کر پارلر جاچکی تھیں چونکہ تقریب ہال میں تھی

تو شام تک پریشے فاریہ مشعل کو لے کر ہال
آچکی تھی

سب کے آنے کے تھوڑی دیر بعد نکاح کی
رسم ادا ہوگئی تھی اب مشعل اور
شہریار کا فوٹو شوٹ ہو رہا تھا

سحرش بیگم پریشے کو ڈھونڈتے ہوئے آئیں
جہاں
لائبہ فرزام ہارون فاریہ
اور پریشے موجود تھے
تبھی سحرش بیگم پریشے کے پاس آئیں اور
کہنے لگیں پریشے بیٹا ادھر آنا
مجھے آپ سے ایک کام ہے
پریشے سحرش بیگم کی بات سن کر انکے
ساتھ جانے لگی تھی تو لائبہ

بولی آنٹی کیا کام ہے مجھے بتایں میں کر دیتی ہوں
پریشے جو سحرش بیگم کے ساتھ جانےلگی تھی لائبہ کی بات سن کر رک گئی

فاریہ کو لائبہ کا یوں بیچ میں بولنا پسندنہیں آیا تھا لیکن پریشے کے آنکھیں دکھانے کی وجہ سے کچھ بولی نہیں

تو سحرش بیگم نے لائبہ سے کہا ارے لائبہ آپ رہنے دو مجھے پری سے کام ہے

آنٹی آپکی بہو میں ہوں یا پریشےلائبہ کے اس طرح بولنے پر فرزام نےلائبہ کو گھورا سحرش بیگم کچھ بولتی

ان سے پہلے ہی پریشے نے مسکراتےہوئے کہا ظاہر سی بات ہے لائبہ تم ہی آنٹی کی بہو ہو

پریشے کی بات سن کر لائبہ مسکرادی

پریشے نے لائبہ سے کہا اچھا ٹھیک ہے
تمہیں آنٹی کا کام کرنا ہے نہ تو تم میری ماما کے پاس جاؤ
اور ان سے میرا پرس لے کر آجاؤ کیونکہ میرے بیگ میں مشعل کی گولڈ کی رنگ رکھی ہوئی ہے وہی آنٹی کو چاہیے اور جلدی لانا ٹائم نہیں ہے

پریشے کی بات سن کر ہارون اور فاریہ منہ نیچے کرکہ ہنسنے لگے فرزام نے

بھی پریشے کی بات سن کراپنی ہنسی دبائی
تبھی لائبہ بولی نہیں تم ہی لے آؤ مجھے اپنی
امی سے کام ہے میں وہاں
جارہی ہوں یہ کہہ کر لائبہ اپنی مما کے پاس
چلی گئی

اور پھر پریشے نے عافیہ بیگم کے پاس جا
کر اپنے بیگ میں سے رنگ لا کر سحرش
بیگم کو رنگ دے دی

تھوڑی دیر بعد کھانا لگ چکا تھا اور پھر سب
کھانا کھا کر اپنے گھر کی
طرف روانہ ہوگئے

عافیہ بیگم جو کب سے انتظار میں تھی کہ
پریشے کو اٹھاینگی پریشے کو آتا

دیکھ کر پریشے سے ناشتہ کا پوچھنے لگیں
پریشے نے کیا نہیں ماما میرا ابھی دل نہیں
ہے تھوڑی دیر میں ناشتہ کرونگی

پھر عافیہ بیگم پریشے کے پاس آئیں اور
پریشے سے کہنے لگیں اچھا پری بیٹا مجھے
آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے عافیہ
بیگم نے
پریشے کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

عافیہ بیگم کو اپنے پاس بیٹھتے دیکھ پریشے
نے کہا جی ماما بولیں کیا بات کرنی ہے آپکو
پریشے آپ میری دوست صفا کو جانتی ہیں نہ
جی ماما جانتی ہوں کیوں کیا ہوا
بیٹا صفا کے بیٹے حیدر کا رشتہ آپکے لیئے
آیا ہے میں نے پہلے آپسے پوچھا

ہے آپ جواب دیں گی تو اس بارے میں سوچیں گے

ماما میں ابھی اس بارے میں کوئی جواب نہیں دے سکتی آپ مجھے تھوڑا وقت دیں

بیٹا کوئی زبردستی نہیں ہے سوچ سمجھ کر جواب دے دینا آپ

پریشے نے کہا جی ماما ٹھیک ہے میں آپ کو تھوڑے ٹائم میں جواب دیتی ہوں

عافیہ بیگم پریشے کے سر پہ پیار کر کے اٹھ گئیں اور اپنے کاموں میں مصروف ہوگئیں

عافیہ بیگم سے بات کرکہ پریشے اپنےکمرے میں آئی سب سے پہلے فاریہ اور مشعلکو کال کر کہ ساری بات بتائی فاریہ نے کہا یار پری اگر آنٹی کے دوست کا بیٹا ہے اور آنٹی جانتی ہیں لڑکے کو تو رشتے میں کوئی برائی نہیں ہے ایک دفعہ سوچ لو اس بارے میں کیا پتہ لڑکا اچھا ہو مشعل کو بھی اس رشتہ کوئی برائی نہیں لگی تھی تبھی مشعل نے کہا ہاں پری سوچ لو اس بارے میں اور اچھے سے سوچ کر آنٹی کو جواب دو آنٹی کو تمہارے بارے میں کچھ تو سوچنا ہے نا اگر رشتہ اچھا ہے تو پھر تم سوچ کر ہاں میں جواب دے دو آنٹی کو

پریشے نے کہا ہاں مشعل تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں تھوڑا ٹائم لیتی ہوں اور اس بارے میں سوچ کہ ماما کو جواب دیتی ہوں

پھر تینوں اپنی باتوں میں لگ گئے اور
تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد تینوں نے کال
کاٹ دی

پرشے سے بات کرنے کے بعد
مشعل خوشی سے بھاگتے ہوئے سحرش بیگم
کے پاس آئی اور کہنے لگی ماما ایک بات
بتاؤں آپ کو

سحرش بیگم اور فرزام لاؤنج میں بیٹھ کر
چائے پی رہے تھے تبھی مشعل سحرش بیگم
کے پاس آئی

سحرش بیگم نے مشعل سے کہا
جی بیٹا کہو کیا کہنا ہے

مشل نے خوشی خوشی سحرش بیگم سےکہا
ماما پریشے کا رشتہ آیا ہے لڑکے کا نام حیدر
ہے جاب بھی اچھی ہے اور عافیہ آنٹی کو
لڑکا بہت پسند ہے

مشعل کی بات سن کر سحرش بیگم خوش
ہوتے ہوئے بولی ارے یہ تواچھی بات ہے
مشعل پریشے نے کیا جواب دیا

نہیں ماما پریشے نے کوئی
جواب نہیں دیا ابھی سوچنے کےلیے ٹائم
مانگا ہےاس نے عافیہ آنٹی سے

اچھا چلو جیسا بھی ہو مجھے بتانا سحرش
بیگم یہ کہہ کر چائے پینے میں مصروف
ہوگئی

فرزام کو سن کر خوشی نہیں ہوئی تھی بلکہ
فرزام کو یہ بات پریشان کر رہی
تھی کہ اسے یہ خبر سن کر کیوں اچھا نہیں
لگا

فرزام اس بات سے انجان تھا کہ اس کے دل
میں پریشے کی محبت گھر کر چکی تھی

اپنی سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے
ہوئے فرزام نے موبائل نکالا اور لائبہکو کال
کی کیونکہ سحرش بیگم فرزام کے ساتھ
شاپنگ پر جارہی تھی تو انہوں نے سوچا
لائبہ کو بھی ساتھ لے چلتے ہیں

لائبہ نے کال اٹھائی تو فرزام نے کہا لائبہ تم
کہیں جا تو نہیں رہی

تبھی لائبہ نے کہا ہاں فرزام
میں مرہا کے گھر جارہی ہوں

تو فرزام نے لائبہ سے پوچھاکیوں کوئی کام تھا تمہیں اس سے

لائبہ نے فوراً کہا نہیں فرزام مرہا سے کوئی کام نہیں تھا لیکن کافی ٹائم سے ہم ملے نہیں تھے نا اس لیے ہم نے سوچا آج مل لیتے ہیں تو آج مجھے مرہا سے ملنے جانا ہے اس کے گھر

کیوں فرزام تمہیں کوئی کام تھا مجھسے

لائبہ کی بات سننے کے بعد فرزام نے کہا نہیں نہیں مجھے کوئی کام نہیں تھا میں

صرف ایسے ہی پوچھ رہا تھا چلو ٹھیک ہے تم مرہا کے گھر جانے کی تیاری کرو بعد میں بات ہوتی ہے یہ کہ کر فرزام نے کال کاٹ دی

اور تھوڑی دیر بعد فرزام سحرش بیگم کو لے کر مال چالا گیا وہاں کا منظردیکھ کر فرزام کو بےحد غصہ آیا
کیونکہ لائبہ کسی لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر مال مینگھوم رہی تھیفرزام لائبہ کی طرف بڑھا تو سحرش بیگم بھی فرزام کے پیچھے چل دیں

فرزام نے لائبہ کے پیچھے کھڑے ہو کر کہا تمہیں تو مرہا کے گھر جانا تھا نہ لائبہ تو تم یہ کس کے ساتھ گھوم رہی ہو یہاں

اپنے پیچھے سے فرزام کی غصہ میں آواز آئی تو لائبہ گھبرا کر گھومی اور اپنی گھبراہٹ کو بڑی مشکل سے قابو کیا اور فرزام سے کہنے لگی تم یہاں کیا کر رہے ہو فرزام

لائبہ کے ساتھ والا لڑکے نے فرزام سے بولا اس بھائی تم کون ہو اور لائبہ کو کیسے جانتے ہو

فرزام نے بھی اسی کے انداز میں اس لڑکے سے سوال کیا پہلے تم بتاؤ تم کون ہو لائبہ کے

پھر وہ لڑکا کہتا گرل فرینڈ ہے یہ میری اب تم بتاؤ کیسے جانتے ہو میری گرل فرینڈ کو

تبھی فرزام کہتا ہے یہ منگیتر ہے میری اوہ سوری منگیتر تھی یہ میری اس کو تمہارے ساتھ دیکھنے کے بعد میں ابھی اور اسی وقت اس لڑکی سے اپنی منگنی ختم کرتا ہوں تمہاری یہ گرل فرینڈ تمہیں ہی مبارک ہو

لائبہ فرزام سے کچھ کہتی اس سے پہلے ہی سحرش بیگم فرزام کو اپنی قسم دے کر وہاں سے لے گئی تھیں

کیونکہ انہیں یہ ڈر تھا فرزام غصہ میں کچھ غلط نہ کردے گاڑی میں بیٹھ کر فرزام نے غصہ کو قابو کرتے ہوئے سحرش بیگم سے کہا ماما ابھی لائبہ کے گھر کال کریں اور رشتہ سے انکار کریں اس سے پہلے سحرش بیگم کچھ بولتی فرزام نے دوبارہ غصہ سے

کہا ماما میں نے کہا ہے ابھی منع کریں کال
کر کے

فرزام کو غصے میں دیکھ کر سحرش بیگم
نے شبانہ بیگم کو کال کرکہ مال میں جو ہوا
وہ ساری بات بتائی اور رشتہ ختم کرنے کی
بات کی

سحرش بیگم کہ ساری بات بتانے کے بعد
شبانہ بیگم کو سحرش بیگم سے بات کرتے
ہوئے بہت شرمندگی ہو رہی تھی انہوں نے
لائبہ کی طرف سے سحرش بیگم سے معذرت
کرکہ کال کاٹ دی

شبانہ بیگم نے آج ہی لائبہ کو کہا تھا کہ نہ جائے کسی لڑکے کے ساتھ باہر لیکن لائبہ نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ فرزام کو کون بتایگا

شبانہ بیگم کو آج خود بھی اپنی غلطیوں کا احساس ہو رہا تھا کہ کاش وہ لائبہ کو اتنی چھوٹ نہ دیتی اور اسے غلط کام کرنے سے روکتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا

تھوڑی دیر بعد لائبہ گھر میں داخل ہوئی تو شبانہ بیگم نے لائبہ کے منہ پر تین چار تھپڑ مارے اور اسکا موبائل چھین کر گھر سے باہر جانا بند کردیا لائبہ معافی مانگتی رہی لیکن شبانہ بیگم اسے خود سے دور کرکے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کردیا لائبہ کو اب اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہورہا تھا لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا

کیونکہ فرزام رشتہ توڑ چکا تھا اور لائبہ کا بوائے فرینڈ ساجد مال میں ہی لائبہ کو ذلیل کرک گھر جا چکا تھا

مشعل جو اپنے کمرے سے نکل کر کچن کی طرف جارہی تھی فرزام کو غصہ میں سیڑھیاں چڑھتا دیکھ کر حیران ہوئی اور سحرش بیگم کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی
تو سحرش بیگم نے مشعل کو بتادیا جو بھی مال میں ہوا تھا

مشعل لائبہ کی حرکتیں پہلے سے ہی جانتی تھی اس لیے لائبہ کی مال والی بات سن کر

مشعل کو کچھ خاص فرق نہیں پڑا تھا اسی لیے سب سن کر بنا ری ایکشن دیے مشعل اپنے کمرے میں چلی گئی

اپنے کمرے میں جا کر سحرش بیگم نے آہل صاحب کو کال کرکہ ساری بات بتادی تھی

فرزام جب اپنے کمرے میں آیا تو غصہ میں آکر پورے کمرے کا نقشہ بگاڑ دیا تھا اور سب سے پہلے لائبہ کو بلاک کیا تھا

فرزام کو لائبہ سے محبت تو تھی نہیں اسی لیے فرزام کا دل تو نہیں ٹوٹا تھا لیکن وہ لائبہ پہ بہت بھروسہ کرتا تھا لائبہ کی اس حرکت کے بعد اس کا لائبہ سے بھروسہ اٹھ گیا تھا اور وہ لائبہ سے نفرت کرنے لگا تھا

اب فرزام کو خود پر غصہ آرہا تھا کہ جیسی لڑکیوں سے وہ نفرت کرتا تھا لائبہ بالکل ویسی ہی تھی اور ایسی لڑکی سے وہ شادی کرنے والا تھا

ساری سوچوں کو جھٹک کر فرزام فریش ہونے کے لیے چلا گیا اور جب فریش ہو کر واپس آیا تو اسے اچانک مشعل کی پریشے کے رشتے والی بات یاد آئی

فرزام صبح سے پریشے کے رشتہ کے بارے میں سوچ رہا تھا

جب سے فرزام نے پریشے کے رشتے کی بات سنی تھی کے اس کو عجیب سی بے

چینی ہو رہی تھی اور ذہن میں صرف یہی سوچ چل رہی تھی کہ اگر پریشے نے ہاں کر دی تو

فرزام کو خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے ہو کیا گیا ہے کیوں وہ پریشے کے بارے میں اتنا سوچ رہا ہے اور اس کے نہ ملنے کا سوچ کر اتنا دکھی ہو رہا
ہے

فرزام کو لگ رہا تھا اگر پریشے اس کو نہ ملی تو وہ مر جائے گا تبھی وہ روتے ہیں خود سے کہنے لگا

مجھے کیوں پریشے کے رشتہ کا سن کر اتنا برا لگ رہا ہے مجھے کیوں اتنی تکلیف ہو

رہی ہے کے پریشے کسی اور کی ہو جائے
گی پہلے تو میں نے خود ہی منع کیا تھا نہ
اس
رشتہ سے

لیکن اب میں خود اس بات کا اعتراف کرتا
ہوں مجھے پریشے حمدان قریشی سے محبت
ہو گئی ہے محبت تو بہت چھوٹی چیز ہے
شاید مجھے عشق ہو گیا ہے میں پریشے کے
بغیر نہیں رہ سکتا اب مجھے اپنی غلطی پر
پچھتاوا ہو رہا ہے کہ میں نے کیوں اس
رشتے سے منع کیا
قسمت مجھ پر کتنی مہربان تھی پریشے
مجھے بن مانگے ہی مل گئی تھی لیکن میں
ہی بد قسمت تھا کہ میں نے اسے ٹھکرا دیا

اتنی دیر پریشے کے بارے میں سوچنے کے
بعد فرزام کو یہ احساس ہو گیا تھا

ہاں جی کب کیسے کس وقت فرزام کو پریشے
سے محبت ہوئی یہ تو فرزام کو خود بھی
نہیں پتہ چلا

لیکن وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ اگر پریشے
فرزام کو نہ ملی تو وہ جی نہیں سکے گا

آج فرزام کا دل اس بات کا اعتراف کر رہا
تھا کہ اس کے دل میں پریشے کی محبت گھر
کر چکی ہے

مشعل نے روم میں جاتے ہی فاریہ پریشے
ہارون اور شہریار سب کو ہی رشتہ ختم ہونے
کی بات بتادی
فاریہ تو یہ بات سن کر بہت خوش ہوئی تھی
کیونکہ اسے شروع سے ہی لائبہ ناپسند تھی

شہریار اور ہارون کو یقین تھا یہ رشتہ جلد ہی
ختم ہوجائیگا تو اسی لیے اس رشتے کے ختم
ہونے سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا

البتہ پریشے کو فرزام کے رشتہ ختم ہونے
کا سن کر خوشی ضرور ہوئی تھی

لیکن پھر پریشے نے یہ سوچا مجھے کیوں
اتنی خوشی ہو رہی ہے اس رشتہ کے ختم
ہونے پر

خوش ہونے کا کوئی فائدہ نہیں فرزام مجھے پسند تھوڑی کرتے ہیں اگر پسند کرتے تو پہلے ہی ہمارے رشتہ کے لیے نہ نہیں کرتے پریشے نے یہ سوچ لیا تھا اب وہ فرزام کے بارے میں سوچ کر خود کو اور اذیت نہیں دیگی نہیں میں فرزام کے بارے میں اور نہیں سوچوں گی میں نے بہت مشکل سے اپنے دل کو سنبھالا ہے میں فرزام کے بارے میں سوچ کر اپنے دل کو دوبارہ نہیں توڑنا چاہتی مجھ میں اتنی ہمت نہیں میں اپنے دل کو ہزار ٹکڑوں میں ٹوٹتے ہوئے دیکھوں

اور پھر پریشے نے سوچا وہ عافیہ بیگم کے بتائے ہوئے رشتے کے بارے میں سوچے گی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی وہ اپنے ماں باپ کو اپنی وجہ سے پریشان کرے اس کے ماں باپ اس سے بہت پیار کرتے تھے وہ اپنے

ماں باپ کو اپنی وجہ سے پریشان ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی

پریشے کی پڑھائی مکمل ہو چکی تھی اسی لیے پریشے کے ماں باپ کو پریشے کی شادی کی بہت فکر تھی تبھی پریشے نے سوچا وہ حیدر کے بارے میں ضرور سوچے گی اور پھر عافیہ بیگم کو جلد جواب دے دے گی

اگلے دن پریشے عافیہ بیگم سے پوچھ کر مشعل کے گھر چلی جاتی ہے کیونکہ نکاح کے بعد سے پریشے مشعل سے ملنے نہیں گئی تھی اس لیے پریشے نے سوچا کہ مشعل سے مل بھی لےگی اور حیدر کے رشتے کے بارے میں اس سے ڈسکس بھی کر لے گی

تھوڑی دیر پہلے ہی پریشے مشعل کے گھر پہنچی تھی اور مشعل پریشے کو اپنے روم میں لے آئی تھی

یار مشعل میں سمجھ نہیں پارہی کہ میں ہاں کروں یا نہ حیدر اچھا لڑکا ہے بہت لیکن میں اسے پسند نہیں کرتی تو میں سمجھ نہیں پارہی کیا جواب دوں ماما کو

میں ماما بابا کو اپنی وجہ سے پریشان نہیں کرنا چاہتی تو مجھے سمجھ نہیں آرہی میں کیا کروں

پریشے کو پریشان دیکھ کر مشعل نے کہا

پری تم پریشان مت ہو آنٹی بتا رہی تھی حیدر اچھا لڑکا ہے تو اس رشتے میں کوئی برائی نہیں ہے
آنٹی سے تھوڑا اور ٹائم لے لو سوچنے کے لیے اور پریشان مت ہو تم

پریشے نے ہنہ کہہ کر سر جھٹک دیا

فرزام جو سحرش بیگم کے پاس کام سے جارہا تھا مشعل اور پریشے کی باتوں کی آواز سن کر وہیں رک گیا

فرزام نے سوچ لیا تھا وہ پریشے بات کریگا اسے اپنے دل کی کیفیت بتا دیگا

فرزام سے تو یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی کہ پریشے حیدر کے رشتے کو لیکر سیریس ہو رہی ہے

فرزام اپنی ہی سوچو میں گم تھا کہ اسے پریشے کی اواز آئی

اچھا مشی اب میں چلتی ہوں کہہ کر پریشے جانے لگی تو مشعل نے کہا

یار پری کچھ کھا کر تو جاؤ ابھی تو آئی تھی تم

پریشے نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے کہا نہیں مشی مجھے گھر پر کام ہے دیر ہورہی ہے ورنہ کھا لیتی

یار پری آج تو میں تمہیں جلدی جانے دے رہی ہوں کیونکہ تم کہہ رہی ہو تمہیں کام ہے لیکن نیکسٹ ٹائم اتنی جلدی جانے نہیں دوں گی پری اپنا خیال رکھنا اور گھر جا کر مجھے لازمی کال کر دینا

مشعل کی بات سن کر پریشے مسکرا کر کہنے لگی ارے ہاں میری ماں میں گھر جا کر تمہیں کال کر دوں گی اور نیکسٹ ٹائم پورے دن کے لیے آؤں گی تمہارے گھر اوکے اب خوش

مشعل نے کہا ہاں ٹھیک ہے اب خوش ہوں میں

پھر پریشے نے مشعل کو گلے لگاتے ہوئے کہا چلو مشی اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ میں گھر جا رہی ہوں

پریشے مشعل کے کمرے سے نکلی سامنے فرزام کو دیکھ کر باہر جانے لگی تو فرزام نے پریشے کو روک کر کہا

پریشے میری بات سنو

فرزام کو اپنے نام پکارتے ہوئے سن کر پریشے چاہ کر بھی جا نہیں پائی اور پھر فرزام کی طرف گھوم کر کہاجی بولیں فرزام آپنے کیوں روکا ہے مجھے

فرزام کے رشتہ کا منع کرنے کے بعد پہلی مرتبہ
دونوں کی ایک دوسرے سے بات ہورہی تھی

اور پھر فرزام نے بنا کچھ سوچے سمجھے پریشے سے کہا

فرزام نے پریشے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
پریشے تم اس رشتہ سے انکار کر دو جو تمہارے لیے آیا ہے

پریشے کو لگا شاید اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے پریشے نے پلکیں جھپکائے بغیر فَرزام کو دیکھا اور کہا فَرزام آپ نے ابھی کیا کہا دوبارہ بولیں

فَرزام نے آگے بڑھ کر پریشے کی کلائی تھام
لی پریشے میں نے کہا وہ رشتہ توڑ دو میں
تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا مجھے تم سے
محبت ہو گئی ہے میں پاگل تھا جو میں نے
رشتہ سے منع کر دیا تھا

فرزام کی بات پر پریشے ساکت ہو گئی
جیسے کسی نے پریشے کے جسم کا سارا
خون نچوڑ لیا ہو

اس نے آہستہ سے اپنی کلائی چھڑائی اور
فَرزام کی آنکھوں میں دیکھا
نہ آنسو تھے نہ غصہ بس ایک خالی پن تھا

پریشے نے ہلکا سا سر ہلایا جیسے بات
سمجھ آ گئی ہو

دیکھیں فَرزام میں آپ سے ناراض نہیں ہوں آپ نےسچ کہا تھا کہ آپ مجھے پسند نہیں کرتے اور آپ نے کبھی مجھے اس نظر سے نہیں دیکھا

وہ رکی آواز بھرا گئی
لیکن آنکھیں خشک رہیں

لیکن فَرزام جب میں نے سنا کہ آپ رشتے سے منع کر چکے ہو تب میں نے سوچا کہ شاید ہمارا رشتہ ختم ہونے میں بھی اللہ کی کوئی بہتری ہو گی

لیکن میں اس دل کا کیا کرتی جسے رشتہ ختم ہونے کا سن کر بہت تکلیف ہوئی تھی

پریشے نے ایک گہری سانس لی اور کہا

میں نے اس دن کے بعد اپنے دل کے ٹکڑے خود جوڑے تھے

پھر پریشے نے فرزام سے کہا اب آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو مجھ سے محبت ہو گئی ہے آپ میرے بغیر رہ نہیں سکتے یہ بات آپکو رشتہ ختم کرنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی فرزام اب کچھ نہیں ہوسکتا کیا گارنٹی ہے کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا

فَرزام نے آہستہ سے نظریں اٹھائیں اس کی آنکھوں میں آنسو تھے

فرزام ایک قدم آگے بڑھا فاصلہ کم کیا مگر پریشے کو چھوا نہیں

فرزام کی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی فرزام نے اپنی بھاری ہوتی ہوئی آواز میں کہا مجھے نہیں پتہ تھا پریشے کہ رشتہ ختم ہونے کا سن کر تم بہت ہرٹ ہوئی ہو گی انسان ہوں میں غلطی ہو گئی مجھ سے

فَرزام رکا پھر اس نے گھری سانس لی اور کہا

ہو سکتا ہے پریشے سب ٹھیک ہو سکتا ہے تم ایک دفعہ میرے بارے میں سوچ کر تو دیکھو

تم نے گارنٹی مانگی ہے نا کے میرے پاس کیا گارنٹی ہے سب ٹھیک ہو جائے گا

گارنٹی یہ ہے

کہ میں ابھی جا کر ماماپاپا سے بات کروں گا
اور ان سے کہوں گا کہ تمہارے گھر چلیں
اور پھر ان کے ساتھ سیدھا تمہارے گھر آؤں
گا تمہارے بابا کے قدموں میں بیٹھ جاؤں گا

اور انکل سے تب تک معافی مانگوں گا جب
تک وہ مجھے معاف کر کے تمہارے اور
میرے رشتے کے لیے ہاں نہیں کر دیتے

بس ایک احسان کرنا
جب کل میں اپنی فیملی کو لے کر تمہارے
گھر آؤں
اور تمہارے بابا کے قدموں میں بیٹھ کر
ہمارے رشتے کی بات ان سے کروں

تم مجھ پر یہ احسان کرنا تم مجھے ٹھکرانا مت اور میرے لیے ہاں کر دینا پریشے میں تمہارے بغیر مر جاؤں گا میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر

فیصلہ تمہارا ہے پریشے پلیز مجھے ٹھکرانا مت

فَرزام کی آواز ٹوٹ رہی تھی پریشے نے پہلی بار فرزام کی آنکھوں میں دیکھا

پریشے کی پلکیں بھیگ گئیں اس بار پریشے نے آنسو پونچھے نہیں گرنے دیے

پریشے کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ فَرزام کو اس سے اتنی محبت ہو گئی ہے
وہ اسے اس قدر چاہتا ہے کہ اس کے بابا کے قدموں میں بیٹھ کر بھی اسے مانگ سکتا ہے

آپ نے کہا آپ میرے بابا سے بات کریں گے

اگر میرے بابا ہاں نے ہاں کردی تو میری طرف سے بھی ہاں ہے

پریشے پہلی بار مسکرائی اور کہا فَرزام کل اپنے پیرنٹس کو میرے گھر لے آئیں

اگر میرے بابا راضی ہو گئے تو میرا جواب ہاں میں ہو گا

اس لیے کل یا تو ہماری نئی شروعات ہو گی

یا پھر ہمارا دی اینڈ

دکھا دیں کل کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں
اور مانگ لیں مجھے میرے بابا سے

پریشے کا جملہ ختم ہوا اور فَرزام کی دنیا روشن ہو گئی

فرزام کے ہونٹ خود بخود مسکرانے لگے

اور پھر فرزام نے پریشے سے کہا
تم مان جاؤ گی اگر تمہارے بابا مان گئے تو

پریشے نے شرما کر ہاں میں سر ہلا دیا

بس پھر فرزان کی آنکھیں خوشی سےچمکنے لگیں

فرزام نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا یا اللّٰہ تیرا شکر تیرا بہت بہت احسان تو نے میری سن لی

فرزام پریشے کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور مسکرا کر کہا

پریشے مجھ پر یقین کرنے کے لیے تھینک یو
مجھے دوسرا موقع دینے کے لیے تھینک یو

فرزام کی خوشی دیکھ کر پریشے ہنس دی

پھر وہ اپنے کار کی طرف چل دی جاتے
وقت اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ
تھی

کار میں بیٹھنے کے بعد
ڈرائیو کرتے ہوئے پریشے مسلسل مسکرا
رہی تھی

گھر پہنچ کر وہ سیدھا کمرے میں گئی
بیڈ پر چھلانگ لگا کر لیٹ گئی اور پھر اس
نے تکیہ سینے سے لگا لیا اور فرزام کی
باتیں سوچنے لگی

پریشے کے گھر جانے کے بعد فرزام اپنے پاپا ماما کے کمرے کی طرف چل دیا

گیٹ نوک کر کے فرزام اندر آیا اور اپنی ماما سے کہا
ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے آہل صاحب بھی گھر پر موجود تھے

فرزام کو دیکھ کر سحرش بیگم نے کہا جی بیٹا بولو کیا بات کرنی ہے آپکو

فرزام نے بنا کوئی لگی لپٹی رکھے کے اپنے ماما سے کہا ماما میں پریشے کے بغیر نہیں رہ سکتا مجھے اس سے شادی کرنی ہے

فرزام کی بات سننے کے بعد آہل صاحب نے غصہ میں کہا فرزام تم نے کیا سب کھیل

سمجھ لیا ہے پہلے پریشے کے رشتہ سے
انکار کر دیا پھر لائبہ سے منگنی کی اور پھر
اپنی مرضی سے ہی منگنی
توڑدی اب تمہیں پریشے سے شادی کرنی ہے
رشتوں کو مذاق سمجھ لیا ہے کیا تم نے

اب ہم سے کسی چیز کی امید مت رکھنا

سحرش بیگم نے کہا ٹھیک کہ رہے ہیں
تمہارے بابا

فرزام تم نے واقعی رشتوں کو مذاق سمجھ لیا
ہے

ابھی سحرش بیگم کچھ اور بولتی اسسے پہلے
ہی فرزام آہل صاحب کے گلے لگ کر رونے

لگا آہل صاحب اور سحرش بیگم دونوں ہی
حیران ہوگئے کیونکہ
فرزام کو بچپن کے بعد سے کبھی روتے
ہوئے نہیں دیکھا تھا

فرزام نے روتے ہوئے کہا بابا جب میں نے
رشتے سے منع کیا تھا تو مجھے یہ نہیں پتہ
تھا کہ مجھے پریشے سے محبت ہو جائے گی
لیکن اب مجھے پریشے سے محبت ہو گئی
ہے
بابا جب سے میں نے پریشے کے رشتے کے
بارے میں سنا ہے مجھ سے برداشت نہیں ہو
رہا بابا مجھے پریشے چاہیے میں اس کے
بغیر مر جاؤں گا پلیز پلیز بابا کل پر ریشہ
کے گھر چلیں میں خود حمدان انکل سے بات
کروں گا ضرورت پڑی تو ان سے معافی بھی
مانگ لوں گا

آہل صاحب نے فرزام کے آنسو صاف کرے اسے گلے لگایا اور کہا کل ہم حمدان کے گھر جا کر اس سے بات کرینگے اور اگر منت بھی کرنی پڑی تو ہم کر لیں گے

آہل صاحب کی بات سن کر فرزام خوش ہوتا ہوا اپنے کمرے میں چال گیا

فرزام کے جانے کے بعد سحرش بیگم نے آہل صاحب سے کہا آپ نے فرزام کو ہاں تو کر دی ہے لیکن ہم وہاں جا کر کس منہ سے بات کریں گے ان سے آہل صاحب نے کہا سحرش مجھ سے فرزام کے آنسو نہیں دیکھے گئے اس لیے میں نے اس سے کہہ دیا کل

جائیں گے ہم حمدان کے گھر اب دیکھتے ہیں
کل کیا ہوتا ہے

آہل صاحب اور سحرش بیگم دونوں ہیپریشان
تھے کہ عافیہ بیگم اور حمدان
صاحب سے کیا بات کرینگے

اگلے دن ہی آہل صاحب سحرش بیگم فرزام
اور مشعل پریشے کے گھر چلے گئے

دروازہ بجنے کی آواز پر حمدان صاحب نے
دروازہ کھولا تو سامنے آہل صاحب
سحرش بیگم فرزام اور مشعل کو دیکھ کر
حیران ہوگئے

پھر مسکرا کر ان سب کو کو اندر بالایا

جب سب اندر داخل ہوئے تو عافیہ بیگم ان سب کو دیکھ کر خوش ہو گئی تھیں اور سب کو بیٹھنے کا کہہ کر خود کچن میں چلی گئی

پریشے ڈرائنگ روم میں آئی اس نے فرزام فیملی کو دیکھا اور پھر فرزام کی طرف دیکھا تو فرزام اس کی طرف مسکرا کر دیکھ رہا تھا پریشے بھی فرزام کو دیکھ کر مسکرا دی

پھر تھوڑی دیر میں عافیہ بیگم نے سب کے لیے ناشتہ لگایا سب نے مل کر خوشی خوشی ناشتہ کیا
ناشتہ کے بعد

آہل صاحب نے حمدان صاحب کی طرف دیکھ کر کہا حمدان تمہاری اجازت ہو تو میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں

حمدان صاحب کہتے ہیں ہاں آہل بولو

تو آہل صاحب کہتے ہیں میں مانتا ہوں فرزام سے غلطی ہوئی تھی اور اس نے نادانی میں انکار کر دیا تھا لیکن حمدان میرا بیٹا بہت پچھتا رہا ہے اسے معاف کر دوں ہم فرزام اور پریشے کے رشتے کے سلسلے میں بات کرنے آئے ہیں ہمیں خالی ہاتھ مت بھیجنا

آہل صاحب کی بات سن کر حمدان صاحب اور عافیہ بیگم ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پھر عافیہ بیگم نے کہا بھائی صاحب آپ

کیسی باتیں کر رہے ہیں پہلے فرزام نے خود ہی تو رشتے سے منع کیا تھا اور اب دوبارہ رشتہ لانے کا مقصد ابھی عافیہ بیگم کچھ اور کہتیں

اس سے پہلے ہی سحرش بیگم بول پڑی
عافیہ میں بھی ایک بیٹی کی ماں ہوں
مجھے بھی برا لگتا پہلے رشتہ ختم کرنا پھر دوبارہ رشتہ مانگنا لیکن میرے ان
جڑے ہوئے ہاتھوں کو دیکھوں میناپنے بیٹے کی طرف سے معزرت چاہتی ہوں میرا بیٹا نادان تھا وقوف تھا غلطی ہو گئی میرے بیٹے سےلیکن عافیہ فرزام پریشے کے بغیر نہیں رہ سکتا اسے پریشے سے محبت ہو گئی ہے
مجھ سے اپنے بیٹے کا رونا نہیں دیکھا جاتا
میں وعدہ کرتی ہوں وہ پریشے کو بہت خوش رکھے گا

عافیہ بیگم سے سحرش بیگم کے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھے نہیں گئے تو انہوں نے سحرش بیگم کے ہاتھ نیچے کیے اور کہا سحرش ہاتھ نیچے کرو تم میرے لیے میری بہن کی طرح ہو میرے سامنے ہاتھ جوڑ کر مجھےشرمندہ کیوں کر رہی ہو

ابھی حمدان صاحب کچھ بولتے کہ ایک دم سے فرزام حمدان صاحب کے گھٹنوں میں بیٹھ گیا

اور کہنے لگا انکل مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے احساس ہی نہیں ہوا کہ مجھ سے اتنی بڑی غلطی ہو گئی میں بہت بڑا بے وقوف تھا میں نے آپ سب کا بہت دل دکھایا اور پریشے کا تو بہت زیادہ دل دکھایا ہے مجھے

اس بات کا احساس ہوگیا ہے کہ مجھے پریشے سے محبت ہو گئی ہے میں پریشے کے بغیر نہیں رہ سکتا انکل میں پریشے کو کھونا نہیں چاہتا انکل آپ جو سزا دیں گے جو شرط رکھیں گے سر جھکا کر قبول ہے لیکن خالی ہاتھ نہیں جاؤں گا

حمدان صاحب نے فوراً فرزام کو اٹھایا اور اسے گلے لگا کر کہا بیٹا ہمیں تم سے کوئی شکوہ نہیں ہے اگر ہماری پریشے ہاں کر دیتی ہے اور وہ تم سے شادی کرنے کے لیے راضی ہو تو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں غلطی سب سے ہوتی ہے تم سے بھی ہو گئی اور سب سے بڑی بات تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہے اور تم اپنی غلطی مان رہے ہو اس سے بڑھ کر اور کیا ہی بات ہو سکتی ہے

پھر حمدان صاحب نے پریشے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا بیٹا ساری باتیں تو آپ سن چکی ہیں اب بتائیں آپکی کیا مرضی ہے

پریشے نے پہلے نظریں اٹھا کر فَرزام کو دیکھا فرزام اسی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا پریشے کے دل میں فرزام کی محبت بڑھ گئی جیسے فرزام نے کل کہا تھا کہ وہ اس کے بابا کے قدموں میں بیٹھ کر اسے مانگے گا تو ٹھیک ویسے ہی فرزام نے پریشے کو اس کے بابا سے مانگ لیا تھا

پھر پریشے نے شرماتے ہوئے اپنے بابا سے کہا
جیسی آپ کی مرضی بابا

پریشے کا جواب سن کرسب کے چہرے کھل جاتے ہیں

حمدان بھروسہ رکھو ہم پریشے کو بلکل مشعل کی طرح رکھیں گے آہل صاحب کے یہ کہنے پر حمدان صاحب اور عافیہ بیگم دونوں مان گئے تھے ان لوگوں نے اتنے پیار سے پریشے کا ہاتھ مانگا تھا کہ دونوں میاں بیوی منع ہی نہ کر سکے

پھر سحرش بیگم نے پریشے کو اپنے پاس بٹھا کر پریشے کو گلے لگا کر پیار کیا

آہل صاحب نے کہا سحرش مٹھائی کا ڈبہ کھولیں اور سب کو کھلائیں

مٹھائی کھانے کے بعد مشعل پریشے کو اس کے کمرے میں لے گئی تھی

پھر بڑوں نے مل کر ایک مہینے کے بعد کی نکاح کی تاریخ رکھی اور ایک سال بعد رخصتی رکھ دی

اور تھوڑی دیر بعد آہل صاحب سحرش بیگم فرزام اور مشعل سب کو خدا حافظ کہہ کر گھر آگئے

فرزام تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا کہ پریشے اسکی ہونے والی ہے

مشعل بھی بہت خوش تھی جب فاریہ کو یہ خبر ملی تو فاریہ نے تو ڈانس کرنا ہی شروع کردیا تھا

اگلے دن سے ہی سب نے شاپنگ شروع کردی تھی
پریشے اب بہت خوش تھی کیونکہ جسے وہ چاہتی تھی اسکے رب نے اسے اس شخص سے نواز دیا تھا

پریشے کے نکاح کا جوڑا فرزام نے اپنی پسند سے لیا تھا کیونکہ فرزام کا کہنا تھا اسکی دلہن اسکی مرضی کے کپڑے ہی پہنے گی

شاپنگ میں کب دن گزر گئے پتہ ہی نہیں چلا

آخر وہ دن آہی گیا تھا جسکا سب کو بے صبری سے انتظار تھا آج پریشے اور فرزام کا نکاح تھا
پریشے نے بےبی پنک کلر کی میکسی پہنی تھی جو فرزام نے خود پریشے کے لیے پسند کی تھی

پنک کلر کی میکسی پین ہے ہلکا سا میک اپ کر کے بال کھلے چھوڑ کر خوبصورت سی جولری پہن کر شرماتی ہوئی پریشے اور بھی حسین لگ رہی تھی

کم تو فرزام بھی نہیں لگ رہا تھا وایٹ کلر کی شیروانی پہنے جیل سے بال سیٹ کیے ہوئے بہت پرکشش لگ رہا تھا

نکاح کا وقت ہوگیا تھا تو حمدان صاحب
مولوی صاحب کے ساتھ برائیڈل روم کی
طرف چل دیے جہاں پر سحرش بیگم
عافیہ بیگم ہانیہ بیگم
مشعل فاریہ اور پریشے موجود تھیں

حمدان صاحب نے پریشے کے سر پر پیار کیا
اور کہا بیٹا اب نکاح کی رسم شروع کرتے
ہے

پھر نکاح کی رسم شروع ہوتی ہے

اس وقت پریشے کی عجیب سی کیفیت ہورہی
تھی ایک بے نام سی کیفیت جس کو آج
تک کوئی بھی لڑکی نام نہیں دے سکی تھی

پھر قاضی صاحب پریشے سے پوچھتے ہیں
پریشے ولد حمدان قریشی آپنے فَرزام ولد آہل درانی کو 5 لاکھ حق مہر کے عوض اپنے نکاح میں قبول کیا

پریشے نے دھیمی آواز میں کہا جی قبول ہے

قاضی صاحب دوسری بار پوچھتے ہیں
پریشے ولد حمدان قریشی آپنے فَرزام ولد آہل درانی کو 5 لاکھ حق مہر کے عوض اپنے نکاح میں قبول کیا

پریشے نے تھوڑی اونچی آواز میں کہا جی قبول ہے

پھر قاضی صاحب تیسری بار پوچھتے ہیں پریشے ولد حمدان قریشی آپنے فَرزام ولد آہل درانی کو 5 لاکھ حق مہر کے عوض اپنے نکاح میں قبول کیا

پریشے روتے ہوئے کہتی ہے جی قبول ہے

تیسری بار قبول ہے کے بعد پریشے دل میں سوچتی ہے
یا اللّٰہ جس کے لیے میں اتنا روئی تھی آج وہ شخص میرا ہو گیا ہے تیرا شکر ہے میرے مالک

اور پھر پریشے نکاح نامے پر حمدان صاحب کی بتائی ہوئی جگہ پر کانپتے ہاتھوں سے سائن کرنے لگی

سائن مکمل ہوچکے تھے پریشے فرزام کی
زوجیت میں جاچکی تھی
پھر پریشے کا ضبط ٹوٹا اور وہ حمدان
صاحب کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ
کر رونے لگی

حمدان صاحب پریشے کو چپ کروا کر
پریشے کو پیار کرکہ باہر نکل گئے حمدان
صاحب کی حالت بھی عجیب ہورہی تھی
کیونکہ جان سے پیاری بیٹی اب کسی اور کی
ہوگئی تھی
وہیں عافیہ بیگم کا حال بھی حمدان صاحب
سے مختلف نہ تھا
پھر سب پریشے کو گلے لگا کر مبارک باد
دیتے ہیں اور عافیہ بیگم پریشے کو گلے لگا
کر اس اس کے ماتھے پر پیار کرتی ہیں

پھر قاضی صاحب فرزام کی طرف آئے اور نکاح کی رسم شروع کی

قاضی صاحب فرزام سے پوچھتے ہیں
فَرزام ولد آہل درانی کیا آپ نے پریشے بنت حمدان قریشی کو 5 لاکھ حق مہر کے عوض اپنے نکاح میں قبول کیا

فَرزام نے اونچی آواز میں کہا جی قبول ہے

قاضی صاحب دوسری بار فرزام سے
پوچھتے ہیں

فَرزام ولد آہل درانی کیا آپ نے پریشے بنت حمدان قریشی کو 5 لاکھ حق مہر کے عوض اپنے نکاح میں قبول کیا

فَرزام کہتا ہے جی قبول ہے

قاضی صاحب تیسری بار فرزام سے پوچھتے ہیں

فَرزام ولد آہل درانی کیا آپ نے پریشے بنت حمدان قریشی کو 5 لاکھ حق مہر کے عوض اپنے نکاح میں قبول کیا

فَرزام: آنکھوں میں نمی کے ساتھ کہتا ہے جی قبول ہے

تیسری بار قبول ہے کہنے کے بعد فَرزام دل میں سوچتا ہے یا اللّٰہ آج مجھے میری محبت مل گئی میں یہ دعا کرتا ہوں میں کبھی اپنی پریشے کی آنکھوں میں انسو نہ آنے دوں اور ہمیشہ اپنی بیوی کو خوش رکھوں یا اللہ میں

تیرا بہت شکر گزار ہوں تو نے میری پسندیدہ عورت سے میری شادی کروا دی الحمدللہ

پھر فرزام نکاح نامے پر سائن کرتا ہے اس کے بعد سب مرد ایک دوسرے کو گلے لگا کر مبارکباد دیتے ہیں پھر فرزام حمدان صاحب کو گلے لگا کر کہتا ہے انکل آپ بالکل بے فکر رہیں میں آپ کی بیٹی کو بہت خوش رکھوں گا فرزام کی بات سن کر حمدان صاحب مسکرا دیتے ہیں

تھوڑی دیر بعد مشعل اور فاریہ پریشے کو لے کر اسٹیج کی طرف آتی ہیں

تبھی فرزام پریشے کا ہاتھ تھام کر اسے
اسٹیج پر لے آتا ہے اور اس مومنٹ دیکھ کر
سب نے ہوٹنگ بھی کرتے ہیں

بڑی حسین لگ رہی ہیں بیگم آپ فرزام نے
مسکراتے ہوئے پریشے سے کہا تو
پریشے نے اپنی شرم کو سائیڈ میں رکھتے
ہوئے فرزام کو گھورا پھر فرزام
پریشے کی آنکھوں سے ڈرنے کا ناٹک کرتے
ہوئے اچھے بچوں کی طرح خاموش ہوکر
بیٹھ گیا

دونوں کا فوٹو شوٹ ہوا اور تھوڑی دیر بعد
کھانا لگا دیا گیا تھا آہستہ آہستہ کرکے مہمان
جانا شروع

ہوچکے تھے اب صرف گھر والے باقی تھے
تبھی مشعل آہل صاحب اور حمدان صاحب
کے پاس آئی اور ان دونوں سے فرزام اور
پریشے کو تھوڑی دیر کے لیے باہر بھیج نے
کی اجازت مانگنے لگی
تو دونوں نے خوشی خوشی اجازت دے دی

کیونکہ اب وہ دونوں میاں بیوی تھے کہیں
بھی جاسکتے تھے

یہ لو فرزام اپنی کار کی چابی اور دونوں جاؤ
پریشے کی سمجھ نہیں آرہا تھا کہاں جانے کی
بات ہورہی ہے پھر فرزام نے مشعل کو
شکریہ کہا اور
پریشے کو لے کر کار کی طرف چلاگیا

اور پھر سب ان دونوں کو جاتے ہوئے دیکھ مسکرانے لگے

ایک گھنٹے کی لمبی ڈرائیو کے بعد گاڑی رکی پریشے نے باہر دیکھا سمندر اس کی پسندیدہ جگہ

پریشے حیران ہو کر مسکراتے ہوئے کہتی ہے فَرزام ہم یہاں سمندر پر کیوں آئے ہیں

تبھی فَرزام نے گاڑی سے اتر کر پریشے کی سائیڈ کا دروازہ کھولا ہاتھ بڑھایا
اور کہا باہر آؤ پریشے

پریشے فرزام کا ہاتھ پکڑ کر باہر آگئی

پھر فرزام نے پریشے کو جیکٹ پہنائی اور خود بھی جیکٹ پہنی کیونکہ موسم بہت ٹھنڈا تھا

اس کے بعد دونوں ریت پر چلتے ہوئے پانی کے قریب آ گئے پھر فَرزام رکا پریشے کی طرف مڑا

فَرزام نے آہستہ سے پریشے کے دونوں ٹھنڈے ہاتھ اپنے گرم ہاتھوں میں تھام لیے

فَرزام نے محبت بھرے لہجے میں پریشے سے کہا پریشے پتہ ہے میں تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں

کیونکہ سمندر گواہ ہوتا ہے پریشے یہ راز رکھتا ہے وعدے سنبھالتا ہے
اور آج میں سمندر کو گواہ بنا کر تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں

فرزام کی بات کے بعد ایک لمحے کی خاموشی چھا گئی صرف لہروں کی آواز سنائی دے رہی تھی

پھر فَرزام نے کہا پریشے میں فَرزام درانی تمہارے بغیر ادھورا ہوں

تم میرے نام کے ساتھ نہیں میری سانس کے ساتھ جڑگئی ہو

تم فَرزام درانی کی پہلی اور آخری محبت ہو پریشے

پریشے کی پلکیں بھیگ گئیں ہونٹ کپکپائے
اس نے نظریں جھکا لیں

اور دھیمی کانپتی آواز میں کہا مجھے بھی آپ
سے محبت ہے فَرزام
اتنی کہ اگر آپ نہ ملتے تو میں شاید جینا ہی
بھول جاتی

مجھے آپ سے بہت محبت ہے

فَرزام نے اپنے انگوٹھے سے پریشے کے
گال پر بہتا ہوا موتی سا آنسو صاف کیا اور
پھر فَرزام درانی سب کے سامنے کھلے
سمندر کے سامنے گھٹنوں کے بل ریت پر
بیٹھ گیا

پریشے گھبرا کر کہنے لگی

فَرزام اٹھیں یہ کیا کر رہے ہیں لوگ دیکھ رہے ہیں پلیز اٹھ جائیں

فَرزام نے پریشے کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا لیکن اٹھا نہیں

فَرزام نے نظریں اٹھا کر پپریشے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا دیکھنے دو پریشے آج پوری دنیا دیکھے گی

کہ فَرزام درانی اپنی ملکہ کے سامنے جھکا ہے

پریشے میں نے آج تک تم سے اظہار نہیں کیا
کیونکہ مجھے حق نہیں تھا

یہ کہتے ہوئے فَرزام نے اپنی جیکٹ کی اندر
والی جیب سے مخمل کی ایک چھوٹی سی
ڈبی نکالی

آج تم میرے نکاح میں ہو پریشے
آج تم فَرزام درانی کی بیوی ہو
آج مجھے حق ہے

اسی حق سے میں آج اپنی پریشے سے اظہار
محبت کر تا ہوں فرزام نے پریشے کے ہاتھ
چومتے ہوئے کہا پریشے تمہارا شوہر تم سے
بےحد محبت کرتا ہے میں تمہارے بغیر
ادھورا ہوں تم مجھے مکمل کرتی ہو پریشے

اور پھر فَرزام نے اپنے ہاتھوں سے ڈبی کھولی اندر ایک نازک سا ہیرے کی انگوٹھی تھی

فَرزام نے وہ انگوٹھی نکالی اور پریشے کی کانپتی ہوئی تیسری انگلی میں پہنا دی اور وہ انگوٹھی پریشے کے ہاتھ پر اتنی پیاری لگ رہی تھی جیسے وہ صرف اسی کے لیے بنی ہو

پریشے نے مسکراتے ہوئے انگوٹھی کو دیکھا اور پھر کہنے لگی فَرزام یہ کس لیے

فَرزام نے کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا یہ تمہاری منہ دکھائی ہے میری پریشے

یہ کہہ کر فَرزام نے آگے بڑھ کر پریشے کو
اپنے سینے سے لگا لیا اتنی مضبوطی سے کہ
دونوں کے دل کی دھڑکن ایک ہو گئی

پریشے نے پرسکون ہو کر اپنی آنکھیں بند
کر لیں اور پھر اس نے فرزام کے سینے پر
سر رکھ دیا

اس وقت ساحل سمندر پر وہ دونوں ایک ساتھ
کھڑے ہوکر ایک مکمل جوڑی
لگ رہے تھے کیونکہ فرزام اور پریشے بنے
ہی ایک دوسرے کے لیے تھے

آگے بھی بہت ساری خوشیاں ان دونوں
کی منتظر تھیں

ختم شد

اگر فَرزام اور پریشے کی کہانی آپ کے دل کو چھو گئی ہو تو اپنی قیمتی رائے سے ضرور نوازیں آپ کا ایک لفظ میرے لیے اعزاز ہے ❤️

Instagram: https://www.instagram.com/Uneeba_Mehfooz_writes